REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP. 3.

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وّ انتم اذلّۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۶ — شمارہ ۵۲

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری
نائبین: جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN. PIN. 143516.

۱۷ محرم الحرام ۱۳۹۸ھ — ۲۹ فتح ۱۳۵۶ ہش — ۲۹ دسمبر ۱۹۷۷ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۷ فتح (دسمبر)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۲۷ فتح (دسمبر)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلّمہ اللہ تعالیٰ ناظرِ اعلیٰ و امیرِ مقامی مع اہل و عیال و جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

قادیان کی مقدس سر زمین میں

جماعت احمدیہ کا چھیاسیواں سالانہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا الحمد للہ

خلافتِ حقّہ اسلامیہ کی برکات، جلسے کے بنیادی اغراض اور روحانی فوائد کی نہایت بالشان تکمیل

خصوصی دعاؤں، ذکرِ الٰہی اور روحانی اخوّت کے پُرکیف مناظر!

خالص روحانی ماحول میں علماءِ سلسلہ کی پُرمغز اور معلومات افزا تقاریر

رپورٹ مرتّبہ: مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ انچارج مدراس و مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر مبلغ سلسلہ

:- (دوسری قسط) :-

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس ہاتھوں سے ۱۸۹۱ء میں جلسہ سالانہ کے روحانی اجتماع کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ اور اب اُن روحانی اغراض و مقاصد کی بنیاد پر جاری و ساری جلسہ سالانہ کا ۸۶ واں اجتماع احمدیت کے دائمی مرکز قادیان دارالامان میں اپنی سابقہ روایات کے مطابق مورخہ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح ۱۳۵۶ ہش بمطابق ۱۸ تا ۲۰ دسمبر ۱۹۷۷ء بروز اتوار، پیر اور منگل مسلسل تین روز تک اپنے بے نظیر اور مخصوص روحانی ماحول میں جاری رہنے کے بعد نہایت درجہ کامیابی و کامرانی کے ساتھ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک ——— جلسہ سالانہ سے متعلق ابتدائی مختصر رپورٹ اور پہلے روز کے جلسہ کی روئیداد متعلق عمومی باتوں کا ذکر گزشتہ اشاعت میں ہو چکا ہے۔ اس لئے ذیل میں اس کے بعد کی روئیداد کا کسی قدر تفصیل ہدیۂ قارئین کرام کی جاتی ہے ——— (ادارہ بدر)

دوسرا دن
پہلا اجلاس

اگرچہ ۱۸/۱۹ دسمبر کی درمیانی رات مطلع ابر آلود رہا۔ اور کسی قدر بوندا باندی بھی ہوئی۔ تاہم صبح کو اجلاس کے وقت پر بوندا باندی رُک چکی تھی۔ اور مطلع بھی بتدریج صاف ہونے لگا۔ چنانچہ جلسہ سالانہ کا دوسرے دن کا پہلا اجلاس مورخہ ۱۹ر دسمبر صبح دس بجے زیرِ صدارت محترم حضرت بھائی الٰہ دین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام، مکرم حافظ الٰہ دین صاحب کی تلاوتِ قرآنِ کریم کے ساتھ شروع ہوا۔ مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ حیدر آباد نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ؎

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

خوش الحانی سے سُنایا۔

حالاتِ حاضرہ کے بارے میں قرآن و حدیث کی پیشگوئیاں:

اس اجلاس کی پہلی تقریر مذکورہ عنوان پر خاکسار محمد عمر مبلغ مدراس کی ہوئی۔ خاکسار نے اپنی تقریر کی بنیاد سورۃ الفلق میں بیان شدہ پیشگوئیوں پر رکھی تھی۔ خاکسار نے لفظ فلق سے سائنسی ترقیات اور ایجادات و انکشافات مراد لیا۔ اور بتلایا کہ آج کی سائنسی ترقیات و انکشافات کے نتیجے امریکہ اور روس کی عظیم الشان طاقتیں نظر آتی ہیں۔ لیکن خدا اور اس کے رسولؐ نے انہیں دجّال اور یاجوج ماجوج کے نام سے یاد فرمایا ہے۔ خاکسار نے یاجوج ماجوج اور دجّال اور ان کی علامتوں کے بارے میں قرآن۔ احادیث۔ بائبل اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں بیان کرتے ہوئے ثابت کیا کہ یہ تمام پیشگوئیاں اس زمانہ میں پوری ہو چکی ہیں۔

خاکسار نے وَمِن شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ کی تشریح کرتے ہوئے آنحضرت صلعم کی وفات کے بعد پیدا ہونے والی روحانی تاریکی کا ذکر کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی علامت کے طور پر بتائے گئے کسوف و خسوف کی تشریح کی اور بتایا کہ غسق سے کسوف و خسوف بھی مراد ہے۔

وَمِن شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ کی تشریح کرتے ہوئے مسلمانوں میں پائے جانے والے افتراق و انشقاق کا ذکر کیا۔ اور مختلف احادیث کی رو سے اس افتراقی کیفیت کو دور کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کی آمد کا ذکر کیا۔

وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ کے مطابق حضرت امام مہدی علیہ السلام اور آپ کی جماعت کو جس قسم کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا تھا

(مسلسل صفحہ ۲ پر)

پبلشر: لئیق احمد۔ ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

اس کا ذکر کرنے کے بعد ان مخالفتوں کے انجام اور جماعت احمدیہ کی عظیم الشان ترقیات کا ذکر کیا۔

موجودہ زمانہ میں رُوحانی مُصلح کی ضرورت

اس نشست کی دوسری تقریر محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ کی مذکورہ عنوان پر ہوئی۔ آپ نے مختلف مذہبی کتابوں سے مامورین من اللہ کی آمد کے وقت اور اُن کی آمد کی ضرورت کے بارے میں مختلف حوالہ جات پیش کرتے ہوئے مدلل رنگ میں ثابت فرمایا کہ یہ وہ زمانہ ہے جس میں خدا کی طرف سے ایک مامور و مصلح کی آمد کی ضرورت ہے۔ آپ نے اس زمانہ میں مبعوث ہوئے حضرت موعود اقوامِ عالم علیہ السلام کے بارے میں مختلف مذہبی کتابوں میں جو علامات اور پیشگوئیاں بیان کر دی گئی ہیں۔ ان سب کو بیان کرتے ہوئے ثابت فرمایا کہ یہ تمام علامتیں اور پیشگوئیاں حضرت مسیح محمدی پر پوری ہو گئی ہیں۔

اس کے بعد فاضل مقرر نے جماعتِ احمدیہ کے خلاف کیے گئے مختلف منصوبوں کا تاریخی واقعات کی روشنی میں جائزہ لینے کے بعد ان مخالفانہ منصوبوں کی ناکامی کا نہایت ایمان افروز انداز میں نقشہ کھینچنے کے بعد جماعتِ احمدیہ کی عظیم الشان کامیابیوں [illegible] مخالفین اور اُن کے منصوبوں کی ناکامیوں کے [illegible] میں مختلف رُوح پرور پیشگوئیاں اور بشارتیں [illegible] ہیں۔ خاص طور پر خلیفۃ ثالث (ایدہُ اللہ تعالیٰ) [illegible] عہدِ مبارک میں ہونے والی عظیم الشان فتح و غلبہ کے بارے میں جو بشارتیں دی گئی ہیں ان کا ذکر کیا جو سامعین کے لئے ازدیادِ ایمان کا باعث ہوئیں۔

اس کے بعد مکرم سیف الرحمٰن صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کیرنگ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ایک نظم خوش الحانی سے سُنائی جس کا پہلا مصرعہ یہ ہے ؎

تعریف کے قابل ہیں یارب ترے دیوانے

برکاتِ خلافت اور صد سالہ جوبلی منصوبہ

اس اجلاس کی آخری تقریر برادرم مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری کی اس عنوان پر ہوئی۔ آپ نے آیت استخلاف پر بُنیاد رکھ کر خلافتِ احمدیہ کی تشریح کرتے ہوئے اس کی برکات اور کارناموں کا تفصیل سے جائزہ لیا۔ اپنی تقریر کے دُوسرے حصہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے صد سالہ جوبلی منصوبہ کے بارے میں وضاحت کر کے اس سلسلہ میں حضور نے اکنافِ عالم میں تبلیغ کو وسعت دینے کے لئے جو پروگرام بنائے ہیں ان کی روشنی میں اب تک اس منصوبہ کے تحت جو عظیم کارنامے ہوئے ہیں اُن کی تفصیل بیان کی۔

آندھرا پردیش میں سمندری طوفان

اس تقریر کے بعد محترم جناب مولانا شریف احمد صاحب امینی نے آندھرا پردیش کے بعض علاقہ میں حالیہ جو سیلاب اور طوفان وغیرہ آئے اُن کا ذکر کرتے ہوئے بعض ایمان افروز واقعات کی روشنی میں بتایا کہ کس طرح اس طوفان سے خُدا تعالیٰ نے احمدی خاندانوں کو محفوظ فرمایا ہے۔

یہ طوفان اس سال نومبر کے آخر میں ناگہانی طور پر آیا۔ یہ طوفان سمندر کی طرف سے زمین کی طرف اس طرح بڑھا کہ ۱۲۰ کیلو میٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے پانی اور ۱۷۰ کلومیٹر کی رفتار سے ہَوا بڑی تیزی سے کنارے کی طرف آ رہی تھی۔ اس طوفان اور سیلاب نے ۳۰۰ کیلو میٹر علاقہ میں ہولناک تباہی مچائی جس کے نتیجہ میں ایک لاکھ کے قریب انسان لقمۂ اجل ہوئے۔ لیکن یہ عجیب قُدرتِ خداوندی ہے کہ اس AREA میں ۲۰ میل کا وہ علاقہ بالکل محفوظ رہا جہاں ہماری جماعتیں ہیں۔ مثلاً جگنا پیٹھ ہے۔ یہ سمندر سے صرف ۹ میل کے فاصلہ پر ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس علاقہ کو محفوظ رکھا۔

محترم مولانا امینی صاحب نے اس سلسلہ میں بعض ایمان افروز واقعات کا ذکر کرنے کے بعد بتایا کہ خدا تعالیٰ کی اس معجز نمائی کو دیکھ کر چار آدمیوں نے بیعت کی۔ یہ بات خاص طور پر قابلِ ذکر ہے کہ ایک نوجوان ست نارائن نے بھی بیعت کی ہے۔

دُوسرا اجلاس

آج کے دن کا دوسرا اجلاس محترم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب ایم۔ ایس سی۔ پی ایچ۔ ڈی۔ کی زیرِ صدارت مکرم عبد الکریم صاحب ملکانہ کی تلاوت کے ساتھ شروع ہُوا۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم ؎

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

خوش الحانی سے سُنائی۔

جماعتِ احمدیہ اور مسئلۂ جہاد

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر مبلغ سلسلہ احمدیہ بھاگلپور کی مذکورہ عنوان پر ہوئی۔ آپ نے بتایا کہ جماعتِ احمدیہ پر مخالفین کی طرف سے نسخ اور ترکِ جہاد کا جو الزام لگایا جاتا ہے صریحاً غلط ہے۔ جماعت کے نزدیک جہاد اسلام کا ایک رُکن ہے۔ البتہ جہاد سے فتنہ و فساد اور خُون ریزی ہرگز مراد نہیں۔

اس کے بعد آپ نے عربی لغت، قرآن و حدیث اور بزرگان کے اقوال کی روشنی میں جہاد کے صحیح معنے سامعین کو بتائے۔ اور جہاد کی تین اقسام یعنی جہادِ اکبر۔ جہادِ کبیر۔ جہادِ اصغر کی تشریح کی۔ آپ نے جہادِ اصغر کے متعلق بتایا کہ اسے جہاد بالسیف بھی کہتے ہیں۔ اس کی موجودہ زمانہ میں ضرورت نہیں۔ کیونکہ اس کے لئے ایسے حالات اور شرائط کا ہونا ضروری ہے جن کے پیشِ نظر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس جہاد (قتال) کی اجازت دی گئی تھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں:

اس کے بعد محترم مولانا عبد الحق صاحب فضل مبلغ انچارج اُتر پردیش نے اس موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے سب سے پہلے ایک آیت قرآنیہ کی روشنی میں بتایا کہ عالم الغیب خدا اپنے مامورین کے سوا کسی کو بھی علمِ غیب پر غلبہ عطا نہیں کرتا۔ اور پیشگوئیوں کا پورا ہونا نبیوں کی صداقت کا زبردست ثبوت ہوتا ہے۔ رُوئے زمین پر پھیلے ہوئے تمام مذاہب پیشگوئیوں کی عظمت و اہمیت کے قائل ہیں۔ اس ضمن میں فاضل مقرر نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مختلف پیشگوئیاں اور اُن کے پُورا ہونے کے بارے میں ذکر فرمایا۔ آپ نے مختلف تاریخی واقعات کی روشنی میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایران۔ شام۔ عرب۔ افغانستان۔ کوریا کے بارے میں جو پیشگوئیاں فرمائی تھیں ان کے پورا ہونے کی تفصیل بیان فرمائی۔ نیز پاکستان کے ساتھ تعلق رکھنے والے مختلف اُمور کا نہایت ایمان افروز انداز میں ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت ثابت فرمائی۔ اس ضمن میں آپ نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کا بھی ذکر فرمایا۔ آخر میں آپ نے جماعتِ احمدیہ کے شاندار مستقبل کے بارے میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مختلف پیشگوئیوں کا ذکر کرنے کے بعد بتایا کہ ان پیشگوئیوں کے جلد ہی پُورا ہونے کے آثار نظر آ رہے ہیں۔

طوفان زدگان کی اِمداد اور محترم حضرت صاحبزادہ صاحب کا خطاب

اس کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے جلسہ کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے الہاماً بتایا تھا کہ "دُنیا میں ایک نذیر آیا پر دُنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خُدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دے گا"۔ اس الہام کے مطابق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مختلف پیشگوئیوں کے مطابق دُنیا میں مختلف زلزلے۔ طوفان۔ طاعون۔ عالمی جنگ وغیرہ ہوتے رہے۔ خدا کی طرف سے قضاء و قدر اور قوانینِ قدرت کے تحت دُنیا میں مختلف قسم کے حوادثات اور مشکلات آتی ہیں۔ ان مشکلات میں سوچنے والوں کے لئے بہت سارے نشانات اور سبق ملتے ہیں۔ تاہم دُنیا میں جو بھی مصیبت آئے انسانی فطرتِ صحیحہ ہمدردی کا اظہار کرتی ہے ہماری یہ ہمدردیاں صرف زبانی نہ ہوں۔ بلکہ عملی رنگ میں بھی ہونی چاہئیں۔

اس کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے آندھرا پردیش اور تامل ناڈو میں حال ہی میں جو تباہ کُن طوفان اور سیلاب آیا اس کی کیفیت اور تباہ کاریاں اور اس عظیم عذابِ الٰہی سے جماعتِ احمدیہ کا معجزانہ اور غیر معمولی طور پر بچنے کا ذکر فرمایا۔ اور تحریک فرمائی کہ حکومت کی طرف سے اس سلسلہ میں جو Relief Fund کھولا گیا ہے اس میں مرکز کی طرف سے بھی امداد دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس لئے اس فنڈ میں احباب زیادہ سے زیادہ حصّہ لینے کی کوشش فرمائیں۔

غیر مُلکی معززین کی تقریریں

سب سے پہلے مکرم الحاج عبد الوقار یعقوب صاحب امریکن کی ہوئی۔ آپ امریکہ میں جماعتِ احمدیہ OHIO (اوہیو) کے صدر ہیں۔ آپ نے بتایا کہ خدا نے مجھے سنہ ۱۹۷۰ء میں اسلام قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اس سے قبل مجھے اسلام کی حقیقت کا علم نہیں تھا۔ اور مجھے جماعتِ احمدیہ کی طرف سے یہ شرف حاصل ہُوا تھا۔ آپ نے جماعتِ احمدیہ کے مختلف عہدوں پر فائز ہونے کا ذکر کرنے کے بعد بتایا کہ Ohio کے قریب TROY میں اب دو سال سے جماعت قائم ہوئی ہے۔

اس کے بعد مکرم علی رضا صاحب نے تقریر فرمائی۔ آپ کو خدا تعالیٰ نے سنہ ۱۹۴۹ء میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی تھی۔ اب آپ امریکہ کے شہر KENOSHA میں صدر جماعت ہیں۔

تیسرے نمبر پر اصفہانی اوجر صاحب (ٹرینیڈاڈ) نے تقریر فرمائی۔ آپ نے سب سے پہلے اپنی جماعت کی طرف سے حاضرینِ مجلس کو سلام پہنچاتے ہوئے فرمایا کہ مجھے خدا تعالیٰ نے سنہ ۱۹۷۲ء میں جماعت میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ آپ آجکل ٹرینیڈاڈ جماعت کے نائب سیکرٹری اور خدام الاحمدیہ کے خطیب ہیں۔ آپ نے کہا کہ مارچ ۱۹۷۸ء میں ہمارے مبلغین ہمارے علاقہ [illegible] تبلیغی دَورہ کر رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں آپ نے دُعا کی درخواست کی۔

محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کا خطاب

اس کے بعد محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ نے غیر ملکی مہمانوں کی خاطر انگریزی زبان میں مختصر طور پر حکومت پاکستان کی طرف سے جماعتِ احمدیہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے اور اس کے بعد اس ملک میں جو حالات نمودار ہو رہے ہیں اُن کا نہایت ایمان افروز انداز میں ذکر فرمایا۔!!

چند اعلانات کے بعد یہ اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہُوا۔

فالحمد للہ علیٰ ذٰلک

(آگے ملاحظہ ہو صفحہ ۶ پر)

خطبہ جمعہ

دین اسلام وہ صراط مستقیم ہے جو خدا تعالیٰ تک پہنچاتی ہے اور اسکے بعد خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہو جاتا ہے

اسلامی تعلیم کو جان لینے کے بعد یہ ممکن ہی نہیں ہوتا کہ انسان اللہ تعالیٰ سے ذاتی محبت کا رشتہ قائم کرنے میں غفلت سے کام لے

دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرتے اور اس کی زندہ تجلیات کو دیکھنے کیلئے جد و جہد کریں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرمودہ ۳۰ نبوت ۱۳۵۶ ہش (مطابق ۳۰ نومبر ۱۹۷۷ء) بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے درج ذیل آیات تلاوت فرمائیں:-

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُبِينًا۔ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَاعْتَصَمُوا بِهِ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِي رَحْمَةٍ مِنْهُ وَفَضْلٍ وَيَهْدِيهِمْ إِلَيْهِ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا
(النساء آیت ۱۷۵-۱۷۶)

اس کے بعد ان آیات کا ترجمہ کرتے ہوئے فرمایا:-

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے لوگو! قرآن ایک برہان ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے تم کو ملی ہے اور ایک کھلا کھلا نور ہے جو تمہاری طرف اتارا گیا ہے۔ پس جو لوگ ایمان لائے ہیں اور انہوں نے اس کے ذریعہ سے اپنا بچاؤ کیا ہے۔ انہیں وہ ضرور اپنی ایک بڑی رحمت اور بڑے فضل میں داخل کرے گا اور انہیں اپنی طرف لے جانے والی ایک سیدھی راہ دکھلائے گا۔

پھر فرمایا:-

قرآن عظیم جو اسلامی شریعت کی حامل کتاب ہے وہ ایک برہان ہے اور ایک نور ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور دل سے اس کی تصدیق بھی کر رہا ہو جرأت سے اظہار بھی کر رہا ہو اور اپنے ان عقائد پر اپنے اعمال صالحہ سے مہر بھی لگا رہا ہو اور پھر وہ یہ سمجھتا ہو کہ اتنا کافی نہیں ہے بلکہ سب کچھ کرنے کے بعد بھی

خدا تعالیٰ کی حفاظت

اور اس کی مدد اور اس کی رحمت اور اس کے فضل کی ضرورت ہے وَاعْتَصَمُوا بِهٖ اور وہ اللہ تعالیٰ کے ذریعہ سے، دعاؤں کے ساتھ اپنے بچاؤ کا اور اپنی حفاظت کا سامان کرے تاکہ اس کے عقائد کے اندر شیطانی وسوسے داخل نہ ہو سکیں اس کے اعمال کے اندر کوئی شیطانی کیڑا گھن کی طرح نہ لگا ہو اور دلیری اور جرأت کے ساتھ اظہار کی اسے اللہ تعالیٰ سے توفیق ملتی رہے وَاعْتَصَمُوا بِهٖ میں جو حفاظت کا ذکر ہے عربی کے لحاظ سے اس کے یہ معنی کئے گئے ہیں کہ وہ یہ دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ ہماری استعدادوں میں نور پیدا کر کے ہمارے جسم اور نفس کو فضائل سے مزین کر کے، اپنی نصرت ہمارے شامل حال کر کے ہمیں ثبات قدم عطا فرما کر، ہم پر آسمانی سکینت نازل فرما کر ہمارے قلب و ذہن کو شیطانی وساوس سے بچا کر ہمیں اپنی اطاعت اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں نیکیوں اور اعمال صالحہ بجا لانے کی توفیق عطا کر کے ہماری حفاظت کرے۔ یہ

عصمت کے معنی

ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم صحیح عقائد رکھتے ہو گے اور اعمال صالحہ بجا لاتے ہو گے اور دلیری سے اپنے ایمان پر قائم ہو گے اور دعاؤں سے اللہ تعالیٰ کی حفاظت کو اور اس کی عصمت کو حاصل کرنے والے ہو گے، تو اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی رحمت میں داخل کرے گا اور اس کے فضل تم پر نازل ہوں گے اور تمہیں ایک ایسی راہ دکھائے گا جو سیدھی اس کی طرف لے جانے والی ہے، صراط مستقیم ہے جو خدا تعالیٰ تک پہنچا دیتی ہے اور اسی کے بعد خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہو جاتا ہے۔

یہ صراط مستقیم جو خدا تعالیٰ کی طرف لے جانے والی ہے۔ یہ دین اسلام ہے۔ اسی کے دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے دین کو کامل کر دیا اور اپنی نعمت کو پورا کر دیا اور تمہارے لئے اسلام کو بھیج کر، اسلامی تعلیم اور ہدایت کو بھیج کر میں خوش ہوں اور تمہارے لئے دین کے طور پر میں نے اسلام کو پسند کیا ہے۔ جب ہم اسلام پر یعنی قرآن کریم کی جو تعلیم ہے قرآن کریم کی جو ہدایت ہے قرآن کریم کا جو تفصیلی بیان ہے اس پر غور کرتے ہیں تو ہمیں اسلام میں مندرجہ ذیل خصوصیات نظر آتی ہیں۔ ان خصوصیات کو ہم تین گروہوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

پہلے نمبر پر اسلامی تعلیم، ہدایت اور شریعت کی وہ خصوصیات ہیں جن کا تعلق عرفان باری تعالیٰ کے ساتھ ہے اسلام ایک ایسا مذہب اور ایک ایسی کامل تعلیم ہے جس نے ہمیں

اللہ تعالیٰ کی ذات

اور صفات کی معرفت عطا کی ہے اور کھول کر بتایا ہے کہ اسلام کو بھیجنے والا ہے اللہ اپنی ذات کے لحاظ سے اور اپنی صفات کے لحاظ سے کس قسم کا وجود ہے بڑی وضاحت سے بتایا گیا ہے توحید باری تعالیٰ کے متعلق، اس کے قادر ہونے کے متعلق، اس کے عزیز ہونے کے متعلق، اس کی سزا اور اس کی رحمت وغیرہ کے متعلق ایک جامع بیان ہمیں قرآن کریم نے دیا ہے اور جب ہم قرآن کریم کے اس بیان پر غور کرتے ہیں اور اس تعلیم کو مد نظر رکھتے ہیں کہ اس عظیم ہستی، انتہائی عظمت و جلال والی ہستی کے ساتھ ہم عاجز بندے کیا ہوتے ہوئے کیسے اپنا تعلق قائم کر سکتے ہیں تو ہمارے لئے وہ صراط مستقیم کھولا ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف لے جانے والا ہے۔

اسلامی تعلیم ہدایت و شریعت کی خصوصیات کا دوسرا حصہ انسانوں کے حقوق سے تعلق رکھتا ہے۔

اس میں سب سے پہلے تو انسان کا اپنا نفس ہے۔ اور سب سے مقدم اس کا اپنا نفس ہے۔ جہاں تک ہدایت پانے اور خدا تعالیٰ کے قہر سے محفوظ ہو جانے کا تعلق ہے ہر ایک کو اپنی فکر کرنی چاہئیے اس فکر کے بعد پھر اپنے ساتھیوں کی اپنے ہمسایوں کی اپنے خاندان کی اور دوسروں کی فکر کرنی چاہئیے۔ جو شخص خود دوزخ میں جا رہا ہو دوسروں کو جنت کی طرف تو نہیں لے جا سکتا۔ بڑی مفصل تعلیم اور

بڑی حسین تعلیم

ہمیں اسلام نے دی ہے اور ہمارے حقوق کو قائم کیا ہے۔ مثلاً قرآن کریم

نے ایک جگہ فرمایا

لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ (المائدہ آیت ۱۰۶)

کہ ہدایت پانے کے لحاظ سے تمہارا نفس تمہیں ہر دوسرے پر مقدم ہونا چاہیئے پہلے اپنے نفس کی فکر کرو اس کے بعد پھر دوسروں کی فکر کرنا۔ یہ تو میں نے ایک مثال دی ہے ورنہ قرآن کریم نے ہر شخص کے حقوق قائم کر کے [illegible] کی حفاظت کا سامان کیا ہے تو خدا [illegible] نمبر ایک انسان کا اپنا نفس ہے۔

دوسرے نمبر پر ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ اسلام نے عام طور پر انسانی چال چلن کے بارہ میں جو تعلیم دی ہے وہ نہایت حسین تعلیم ہے ایسی کہ اسلام سے پہلے نہ کسی مذہب نے ایسی تعلیم دی اور نہ کسی فلاسفر اور حکیم نے ایک حد تک حکمت کی گہرائیوں میں جانے کے باوجود اس قسم کی تعلیم دنیا کے سامنے رکھی عجیب تعلیم ہے بڑی عظیم تعلیم ہے عام انسانی چال چلن کے متعلق کہ ایک انسان کا چال چلن کس قسم کا ہونا چاہیئے۔

تیسری خصوصیت اسلام میں یہ ہے کہ کوئی ایسی تعلیم اس میں نظر نہیں آتی جو انسانی حقوق کے باہمی رشتہ کو توڑتی ہو بلکہ

انسانی حقوق کے باہمی رشتہ

کو جوڑنے والی تعلیم ہے ان کو پختہ کرنے والی تعلیم ہے ان میں پیار پیدا کرنے والی تعلیم ہے ان میں حسن پیدا کرنے والی تعلیم ہے۔

خصوصیات کے اس گروپ میں سے چوتھی خصوصیت یہ ہے کہ اسلام میں کوئی ایسی تعلیم نہیں جو انسان کو دناءت کی طرف کھینچتی ہو یا دناءت اس کو مستلزم ہو بلکہ رذائل سے بچانے والی، گندگی سے نجات دلانے والی اور عزت کے مقام پر کھڑا کرنے والی تعلیم ہے جو برائیوں سے روکتی ہے۔ ایک کامل تعلیم منہیات کے متعلق، "نہ کر" کے متعلق ہمیں اسلام میں نظر آتی ہے

پانچویں خصوصیت اسلامی تعلیم میں ہمیں یہ نظر آتی ہے کہ اس میں کوئی ایسی تعلیم نہیں جو فطرتی حیا اور شرم کے مخالف ہو انسان کی فطرت میں شرم اور حیا ہے۔ لیکن دنیا اپنی عادتوں کی وجہ سے یا دنیا اپنے ماحول کی وجہ سے بدقسمتی سے اپنی فطرتی حیا اور شرم کے مخالف عادات اپنے اندر پیدا کر لیتی ہے اور ذلت کا چولہ پہن لیتی ہے۔ اور فطرتی حیا اور شرم کو مار دیتی یا دبا کچل دیتی ہے اور اس کا کوئی ذرہ بھی باقی نہیں رہنے دیتی لیکن اسلام میں کوئی ایسی تعلیم نہیں جو فطرتی حیا اور شرم کے مخالف ہو بلکہ

اسلام کی ساری تعلیم

فطرتی حیا اور شرم کے عین مطابق اور فطرتی حیا اور شرم کی تکمیل کے لئے صراط مستقیم دکھانے والی ہے

چھٹی خصوصیت اسلام میں یہ ہے کہ اس میں کوئی ایسی تعلیم نہیں جو خدا کے عام قانون قدرت کے عین مخالف پڑی ہو قوانین قدرت اور انسانی فطرت میں انسان کے اندر اللہ تعالیٰ نے جو قوتیں اور استعدادیں اور صلاحیتیں رکھی ہیں ان میں کوئی تضاد نہیں ہے کوئی مخالفت نہیں ہے۔ قانون قدرت اور انسانی فطرت میں اسلام نے کامل مطابقت پیدا کی ہے اور اس کی بنیاد یہ رکھی ہے کہ خدا تعالیٰ نے اسلام میں ہمیں یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انسانی فطرت کو وہ تمام طاقتیں دے دی ہیں جو اس کی تکمیل کے لئے ضروری تھیں۔ "تکمیل" اسلام میں دو معنی میں استعمال ہوئی ہے ایک نوع انسانی کی تکمیل، اس کی پیدائش کی غرض یہ ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرے اور خدا تعالیٰ کے پیار کی جنتوں میں داخل ہو۔ اور دوسرے فرد واحد کی تکمیل، ہر فرد کا دائرہ استعداد دوسرے سے مختلف ہے غرض ہر فرد کی تکمیل بھی کی اور نوع انسانی کی تکمیل بھی کی یعنی اسلام نے فطرت انسانی کی تکمیل کی اور

فطرت انسانی کی تکمیل

کرنے کے بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسا وجود بطور اسوہ کے ہمارے سامنے پیش کر دیا۔

ساتویں خصوصیت اسلام کی تعلیم میں یہ ہے کہ اس میں کوئی ایسی تعلیم نہیں جس کی پابندی کرنا ممکن ہی نہ ہو یا جس کے نتیجہ میں خطرات کا امکان ہو مثلاً ہمیں پانچ وقت مسجد میں جا کر نماز پڑھنے کا حکم ہے لیکن انسانی زندگی میں بیماری کی بعض ایسی حالتیں ہوتی ہیں کہ وہ مسجد میں جا کر نماز نہیں پڑھ سکتا تو اسلام نے یہ نہیں کہا کہ بیمار ہو یا تندرست ہر حال میں مسجد میں جا کر نماز ادا کرو بلکہ فرمایا کہ اگر بیمار ہو تو اپنے گھر میں نماز پڑھ لیا کرو۔ پھر ہمیں حکم دیا کہ نماز اس طریق سے پڑھا کرو۔ اس میں قیام ہے اس میں رکوع ہے، اس میں سجدہ ہے، اس میں قعدہ ہے نماز میں اٹھنے بیٹھنے کی ایک ظاہری شکل ہے لیکن اسلام نے یہ نہیں کہا کہ ہر صورت میں تم ایسا کرو ورنہ گنہگار ہو جاؤ گے بلکہ اگر کوئی ایسی بیماری ہے کہ انسان گھر میں بھی کھڑا نہیں ہو سکتا اور اس طرح رکوع نہیں کر سکتا جیسے ہم مسجد میں نماز پڑھتے وقت کرتے ہیں تو اس کی اجازت دی کہ تو بیٹھ کر نماز پڑھ لیا کر جس میں قیام کی شکل بھی بدل گئی اور رکوع کی شکل بھی بدل گئی

يُرِيدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ

خدا تعالیٰ نے دین اسلام میں کوئی ایسی پابندی نہیں لگائی اور کوئی ایسی جبری تعلیم نہیں دی جو انسان کے لئے بحیثیت انسان ممکن نہیں ہے یا کسی فرد کے لئے بعض حالات میں ممکن نہ رہے اور اس کے لئے کوئی دوسرا جواز نہ پیدا کیا گیا ہو۔ پھر ایک تو یہ ہے کہ ممکن ہی نہیں اور ایک یہ ہے کہ اس میں خطرات کا امکان ہے۔ مثلاً ایک بیمار ہے ڈاکٹر اسے کہتا ہے تیرے لئے ان دواؤں کا استعمال ضروری ہے۔ یہ اس کا طبی مشورہ ہے اور ڈاکٹر کہتا ہے کہ اگر تو یہ دوائی استعمال کرے گا تو لمبا عرصہ بھوکا رہنا تیرے لئے جسمانی طور پر خطرات کا باعث ہے، بعض دفعہ ایسے حالات میں موت بھی واقع ہو جاتی ہے تو اسلام نے یہ نہیں کہا کہ رمضان آ جائے تو ایسی حالت میں بھی روزہ رکھو بلکہ اس کو اجازت دی کہ اگر خطرات ہوں تو پھر تیرے لئے سہولت ہے اس وقت میں مختصر طور پر مثال دے کر بتا رہا ہوں کہ کیونکہ میرا آج کا خطبہ

ایک لمبے مضمون کی تمہید

ہے اس کے بعد پھر میں ایک دو تین کر کے خصوصیات لوں گا اور انشاء اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اس نے زندگی تو پھر ان کی تفصیل میں جاؤں گا۔ غرض اسلام کے اندر کوئی ایسی تعلیم نہیں جس کی پابندی غیر ممکن ہو یا جس کے نتیجہ میں خطرات کا امکان ہو یہ اسلام کی خصوصیت ہے۔

اور آٹھویں خصوصیت یہ ہے کہ اسلامی تعلیم اور ہدایت سے کوئی ایسی تعلیم باہر نہیں رہی اور ترک نہیں کی گئی جو ہر قسم کے مفاسد کو روکنے کے لئے ضروری تھی۔ یعنی کوئی ایسی بات کہ اگر اس کا حکم نہ دیا تو انسانی معاشرہ کے اندر یا انسان کی ذاتی زندگی کے اندر یا اس کی گھریلو زندگی کے اندر یا اس کی خاندانی زندگی کے اندر مفاسد پیدا ہو سکتے ہیں یا اس کے ماحول کے اندر پیدا ہو سکتے تھے یا اس کے ملک کے اندر پیدا ہو سکتے تھے یا بین الاقوامی رشتوں کے اندر پیدا ہو سکتے تھے اس کے باہر نہیں رہی اسلامی ہدایت سے کوئی ایسی تعلیم باہر نہیں رہی جو ہر قسم کے

مفاسد کو روکنے کیلئے

ضروری تھی اور کوئی ایسی تعلیم باہر نہیں رہی جس کے باہر رہنے سے کوئی چھوٹا یا بڑا فساد پیدا ہو سکتا تھا بلکہ ہر قسم کے شر اور فساد کو روکنے کی تعلیم اسلام کے اندر پائی جاتی ہے یہ اسلامی تعلیم کی آٹھویں خصوصیت ہے۔

اور نویں خصوصیت یہ ہے کہ اسلام ایسے احکام سکھلاتا ہے کہ جو خدا تعالیٰ کو عظیم الشان محسن قرار دے کر اس کے ساتھ رشتہ محبت کو محکم کرتے ہیں اور اس طرح پر اسلام انسان کو تاریکی سے نور کی طرف لے کر جاتا ہے اور اس طرح پر اسلام انسان کو غفلت سے حضور کی طرف کھینچتا ہے تمام

ایسے احکام اور ایسی تعلیمات جو خدا تعالیٰ کا پیار انسان کے دل میں پیدا کرنے والی ہو سکتی تھیں وہ قرآن کریم میں بیان کر دیں اور اس طرح پر اسلامی تعلیم نے ایک انسان کے لئے یہ ممکن بنا دیا کہ وہ اپنے پیدا کرنے والے ربّ کریم کے ساتھ ذاتی محبّت کا رشتہ قائم کرے۔

محبّت دو طرح سے ہی پیدا ہوتی ہے حُسن سے یا احسان سے۔ سوائے خدا کے اور کوئی حُسن کامل نہیں یا اس کے بعد انسانوں میں

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا حسین نمونہ

ہمارے لئے کامل ہے تاہم حسن جس شکل میں بھی انسان کے سامنے آئے گو مثلاً گلاب کا پھول سامنے آتا ہے تو انسان کے دل میں اس کے لئے ایک کشش پیدا ہوتی ہے پسندیدگی اور محبّت ہوتی۔ یا احسان انسان کے دل میں پیار پیدا کرتا ہے جہاں تک اللہ تعالیٰ کی ذات کا تعلق ہے قرآن کریم نے اس تفصیل کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حُسن کو اور اس کے احسان کو بیان کیا ہے۔ اور اس وسعت کے ساتھ اور اس حُسن کے ساتھ اس حُسن اور احسان کو بیان کیا ہے کہ اس تعلیم کو جاننے کے بعد ایک خوش قسمت انسان کیلئے یہ ممکن ہی نہیں رہتا کہ وہ اپنے پیدا کرنے والے ربّ کریم کے ساتھ ذاتی محبّت کا رشتہ قائم کرنے میں غفلت برتے۔

اسلام کی خصوصیات کا تیسرا حصّہ، پہلا حصّہ تعلیم کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات سے تعلق رکھتا ہے اور یہ تیسرا حصّہ خدا تعالیٰ کے زندہ ہونے اور اس کے قادرانہ تصرّف ہماری زندگیوں میں نظر آنے کے متعلق قرآن کریم کی اسلامی تعلیم کے بارہ میں ہے اور یہ اسلام کی

ایک نمایاں خصوصیّت

ہے کہ اسلام کا خدا فرضی خدا نہیں کہ محض منطقی دلائل سُن کر کوئی شخص ایمان لایا کہ کوئی خدا ہے۔ ایسا خدا اسلام کا خدا نہیں ہے۔ اسلام کا خدا فرضی خدا نہیں ہے جو محض قصّوں اور کہانیوں کے سہارے مانا جاتا ہو۔ یہ نہیں ہے کہ محض عقلی دلائل یا محض پُرانے قصے ہوں کہ فلاں وقت میں یوں ہُوا اور فلاں وقت میں خدا تعالیٰ نے اپنی عظمت کا یا اپنی زندگی کا یہ جلوہ ظاہر کیا اور آج میری زندگی میں خاموشی۔ پس اسلام کا خدا فرضی خدا نہیں ہے اور اسے کسی قصّے یا کہانی کے سہارے کی ضرورت نہیں۔

پہلی بات یہ تھی کہ ہمارا خدا فرضی خدا نہیں ہے دوسری چیز یہ ہے کہ اسلام کا خدا ایک زندہ خدا ہے۔ ہم اسے محض اپنی خوش عقیدگی کی وجہ سے قبول نہیں کرتے بلکہ اس لئے قبول کرتے ہیں کہ اس

زندہ خدا کی زندہ قدرتیں

ہماری زندگی کے اندر جلوہ دکھاتی ہیں اور اس کی زندہ طاقتوں کو ہم اپنے حواس سے محسوس کرتے ہیں، ہم اپنے جسمانی حواس سے بھی محسوس کرتے ہیں اور ہم اپنے روحانی حواس سے بھی محسوس کرتے ہیں مختلف قسم کے حواس ہیں جو خدا تعالیٰ نے انسان کو دیئے ہیں ان کے ذریعے وہ ہمیں اپنے وجود کا احساس دلاتا ہے۔ یہ ہے اسلام کا خدا! ایک زندہ خدا، زندہ طاقتوں والا خدا جس کی زندگی کی علامات ہماری اپنی زندگیوں میں ظاہر ہوتی ہیں۔

میں نے پہلے بھی ایک دفعہ بتایا تھا بعض دفعہ انسان ناسمجھی کی باتیں کہہ دیتا ہے۔ خدا سے پیار کے رنگ میں ایک چیز مانگتا ہے اور پھر خدا دے بھی دیتا ہے ایک دن میں نے خدا تعالیٰ سے یہ دعا کی کہ اے خدا تو نے جسم کی جسمانی لذت کے لئے بہت سی چیزیں پیدا کی ہیں آدمی اچھا کھانا کھا رہا ہو تو وہ ایک لذت محسوس کرتا ہے اچھے نظارے دیکھ کر ایک لذت محسوس کر رہا ہوتا ہے بیشمار چیزیں ہیں میں تجھ سے یہ مانگتا ہوں کہ تیرے

عام قانونِ قدرت کے مطابق

جو انسان کو اچھی لگنے والی چیزیں ہیں جو اس کی طبیعت میں اور اس کی رُوح میں سرور پیدا کرتی ہیں ان کے بغیر تو مجھے سرور اور لذت دے۔ اور چند منٹ نہیں گزرے تھے کہ میرا سارا جسم سر سے لے کر پاؤں تک ایک خاص قسم کی لذت اور سرور محسوس کرنے لگا اور قریباً ۲ گھنٹے تک یہی حالت رہی۔ یہ بظاہر چھوٹی سی بات ہے لیکن بڑی عظیم بات ہے۔ پس ہمارے خدا کے سامنے کوئی چیز انہونی نہیں ہے۔ وہ زندہ خدا، زندہ قدرتوں والا خدا ہے اس کی زندگی کی علامات ہمیں اپنے وجود کے اندر نظر آتی ہیں۔

زندہ خدا کی زندہ قدرتوں کے نظارے جب ہم دیکھتے ہیں تو ہم اس کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں خدا تو غنی ہے صمد ہے اس کو کسی کی احتیاج نہیں نہ کسی انسان کی نہ سارے انسانوں کی اور نہ بحیثیت مجموعی ساری کائنات کی اس کو تو کوئی احتیاج نہیں لیکن ہمیں اس کی احتیاج ہے۔ ہمیں ہر آن اس حیّ و قیوم خدا کی

زندہ اور پیاری تجلّیات

کی ضرورت ہے اور احتیاج ہے اسی واسطے میں نے اپنے خطبے کے شروع میں جو آیات پڑھی تھیں ان میں بتایا تھا کہ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ پس دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کر کے اس کی زندہ قدرتوں کی تجلّیات اپنی زندگیوں میں دیکھنے کے لئے جد وجہد کریں اس کے لئے مجاہدہ کریں اس کے لئے قربانیاں دیں اس کی ناراضگی سے بچنے والے ہوں اس کی خوشنودی کو حاصل کرنے والے ہوں خدا کرے کہ ہم سارے کے سارے اپنے زندہ خدا سے زندہ تعلق رکھنے والے بن جائیں۔"

آخر میں فرمایا:۔

"جیسا کہ میں نے بتایا ہے یہ اس مضمون کا ڈھانچہ ہے یا عنوانات سمجھ لیں جس کی تفصیل خدا کی توفیق سے انشاء اللہ میں آگے بیان کروں گا۔"

دعائے مغفرت

مورخہ ۲۶/۱۲ کی شام حیدر آباد سے بذریعہ ٹیلیگرام یہ افسوسناک اطلاع ملی ہے کہ محترمہ منیرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد ابراہیم خان صاحب آف جڑچرلہ وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ کو ہائی بلڈ پریشر کا حملہ ہُوا جبکہ زچگی کے دن قریب تھے پھر آپریشن کے ذریعہ لڑکی تولد ہوئی لیکن اس کے بعد وہ خود جانبر نہ ہو سکیں اور اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں مرحومہ سید حسین صاحب ذوقی مرحوم حیدر آباد کی لڑکی تھیں اپنے پیچھے ایک لڑکا اور تین چھوٹی چھوٹی بچیاں چھوڑی ہیں احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور غریق رحمت کرے اور محمد ابراہیم خان صاحب کو صبرِ جمیل کی توفیق دے اور بچوں کا حافظ و ناصر ہو آمین

خاکسار:۔ محمد انعام غوری۔ قادیان

اخبارِ قادیان

مؤرخہ ۲۲/۱۲ کو محترم چوہدری بدر الدین صاحب عامل جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ قادیان، اپنی بچی عزیزہ بشریٰ شہزادی صاحبہ کی شادی کے سلسلہ میں پاکستان کے لئے روانہ ہو گئے۔ اس سلسلہ میں مؤرخہ ۲۱/۱۲ کو مکرم چوہدری بدر الدین صاحب عامل کے مکان پر کثیر التعداد خواتین کا اجتماع ہوا جس میں محترمہ امۃ القدوس صاحبہ بیگم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب، صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے اجتماعی دُعا کرائی۔ مؤرخہ ۲۲/۱۲ کو قادیان سے محترم عامل صاحب مع اہل و عیال اسی طرح مکرم افتخار احمد صاحب اشرف درویش وغیرہ بذریعہ جیپ روانہ ہوئے جیپ کیساتھ ٹرالی لگی ہوئی تھی جس میں سامان تھا۔ بارڈر کے قریب جیپ کا پچھلا ٹائر پھٹ گیا جس کے نتیجہ میں اچانک جیپ اُلٹ گئی۔ جیپ میں سوار دیگر افراد کے علاوہ محترم فضل الٰہی خانصاحب۔ محترم عامل صاحب۔ انکی اہلیہ محترمہ اور بچیوں اور مکرم عبد الرشید صاحب نیاز درویش کی اہلیہ محترمہ و بچوں وغیرہ کو شدید چوٹیں آئیں لیکن خدا کا شکر ہے کہ سب افراد اس کے فضل و کرم سے بچ گئے۔ محترم عامل صاحب اپنے اہل و عیال کو لے کر اسی حالت میں بارڈر کراس کر گئے۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شادی کے تمام مراحل بسہولت طے کرا دے اور خیریت سے رکھے اور بسلامت واپس قادیان لائے۔ اور جن افراد کو چوٹیں آئی ہیں انکو بھی صحت کاملہ عطا کرے آمین

○ مؤرخہ ۱۷/۱۲ کو مکرم لطیف احمد صاحب کارکن فضل عمر پریس کے ہاں پہلی لڑکی تولد ہوئی جو مکرم محمد شفیع صاحب عابد درویش کی نواسی تھی لیکن دوسرے ہی روز فوت ہو گئی۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو نعم البدل عطا فرمائے آمین ::

قادیان میں جماعت احمدیہ کے ۸۶ ویں جلسہ سالانہ کی روئیداد!

(بقیہ صفحہ ۴)

تیسرا دن ——— پہلا اجلاس

جلسہ سالانہ کے تیسرے روز کا پہلا اجلاس جو اس جلسہ کی پانچویں نشست تھی ۲۰/ دسمبر کو صبح ۱۰ بجے زیر صدارت محترم سید فضل احمد صاحب ایم اے (پٹنہ) منعقد ہوا۔ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم نے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی نظم ؎

بتاؤں تمہیں کیا کہ کیا چاہتا ہوں
ہوں بندہ مگر میں خدا چاہتا ہوں

خوش الحانی سے سنائی۔

اسلام میں رواداری کی تعلیم

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ حیدرآباد کی مذکورہ عنوان پر ہوئی آپنے اپنی تقریر میں انبیاء کرام کی آمد کے دو عظیم مقاصد یعنی تعلق باللہ کا حصول اور تعلق بین الناس یعنی رواداری کی تعلیم بیان کرتے ہوئے بتایا کہ مختلف مذاہب و ملل کے درمیان ہم آہنگی اور اتحاد و اتفاق اور خوشگوار ماحول پیدا کرنے کے لئے اسلام نے نہایت عظیم الشان اصول بیان کئے ہیں۔ اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات، اور آپکے اسوۂ حسنہ کیساتھ تعلق رکھنے والے مختلف واقعات بیان کئے۔ آخر میں سیدنا حضرت رسول کریم صلعم کے روحانی فرزند جلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اقوام و ملل کے درمیان اتحاد و اتفاق پیدا کر کے امن عالم کے قیام کیلئے رواداری اور صلح و آشتی کی جو تعلیم دی، اسے پیش کیا۔

جماعت احمدیہ کا دوسرے مسلمانوں سے فرق

اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر کی مذکورہ عنوان پر ہوئی۔

آپ نے تقریر شروع کرتے ہوئے فرمایا کہ جماعت احمدیہ یُحیی الدّین ویقیم الشریعۃ کے ماتحت یہ عزم لے کر اٹھی ہے کہ وہ اسلام کا جھنڈا سارے اکناف عالم میں نصب کر دیگی اور مخالفوں کے ناپاک منصوبوں، ہزار مخالفتوں اور کفر کے فتوؤں کے باوجود ہم اس روز سعید کے منتظر ہیں جب ساری دنیا توحید حقیقی کی علمبردار ہو کر ہمارے آقا و مطاع محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیواؤں سے بھر جائے۔ آپنے احمدیوں اور غیر احمدیوں کے مابین اعتقادی امتیازات کا ذکر کرتے ہوئے وفات و حیات مسیح۔ حقیقت ختم نبوت۔ اجرائے نبوت، قیام خلافت وغیرہ امور پر قرآن و حدیث کی روشنی میں مدلل رنگ میں ذکر فرمایا۔

اس تقریر کے بعد مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر نے حضرت مسیح موعودؑ کی نظم ؎

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اُس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

خوش الحانی سے سنائی۔

اسلام کا معاشی و اقتصادی نظام

اس موضوع پر محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ نے اپنی تقریر شروع فرمائی آپنے بتایا کہ موجودہ زمانہ میں جو سائنس اور ٹکنالوجی کی ترقی کا زمانہ ہے تمام ملکوں اور قوموں میں بحیثیت مجموعی معاشی مسائل کو بہت وسعت دی جا رہی ہے اور اس بارے میں مختلف قسم کی فنی اصطلاحوں کا استعمال کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلہ میں فاضل مقرر نے مختلف قسم کے ازموں کا جائزہ لینے کے بعد اور ان ازموں کا نظریاتی اور عملی منظر بیان کر کے بتایا کہ اس قسم کے ازموں سے بجائے اس کے کہ مسائل سلجھائے جائیں اور زیادہ الجھ کر رہ گئے ہیں۔ آپنے آج مختلف طبقوں میں پائی جانیوالی کشمکش کا پس منظر بیان کرنے کے بعد موجودہ نظام معیشت کی خرابیوں کا جائزہ لیا۔ اس کے بعد آپ نے اسلام کے تا قیامت زندہ رہنے والے اقتصادی نظام کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اسلام کا پیش کردہ حل معاشی مسائل کا فطرتی حل ہے۔ آپنے اقتصادی نقطۂ نگاہ سے اسلام اور کمیونزم کا موازنہ کرتے ہوئے اسلام کی برتری اور اس کی امتیازی شان پر روشنی ڈالی۔

محترم مولانا صاحب کی اس علمی اور پُر از معلومات تقریر اور چند اعلانات کے بعد آج کے اجلاس کی پہلی نشست بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

دوسرا (آخری) اجلاس

مقدس جلسہ سالانہ کا اختتامی اجلاس بعد نماز ظہر و عصر ½۲ بجے بعد دوپہر زیر صدارت محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر، مکرم حافظ اسلام الدین صاحب کی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا بعدہٗ عزیز وحید الدین صاحب نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام خوش الحانی سے سنایا اس کے بعد بیرونی ممالک کے تشریف لائے ہوئے مندرجہ ذیل نمائندگان نے تقریر فرمائی

۱۔ مکرم شیخ ناصر احمد صاحب سوئٹزرلینڈ:-
آپنے اپنی تقریر میں ۳۰ سال کے طویل عرصہ کے بعد دارالامان میں آسنے کی توفیق ملنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ کی طرف سے تمام حاضرین کو السلام علیکم پہنچایا۔

آپ وہ پہلے مبلغ ہیں جن کو حضرت مصلح موعودؓ نے تحریک جدید کے تحت باہر بھیجا تھا۔ آپ نے سوئٹزرلینڈ میں تبلیغی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اکتوبر ۱۹۴۹ء میں وہاں سے ایک تبلیغی رسالہ جرمن زبان میں "ڈر اسلام" "DER ISLAM" نامی جاری کیا گیا۔ وہاں جرمن زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ جماعت کی طرف سے شائع ہو چکا ہے جو وہاں بہت ہی مقبول ہے۔ اب اس کا تیسرا ایڈیشن تفسیر صغیر کی روشنی میں شائع کیا جا رہا ہے۔

۲۔ مکرم ڈاکٹر اعجاز احمد صاحب۔ کینیڈا:-
آپ نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کینیڈا کی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ کینیڈا میں ساڑھے چھ ایکڑ زمین کا پلاٹ خریدا گیا ہے جسمیں انشاء اللہ مسجد اور دار التبلیغ کی تعمیر ہوگی۔ وہاں سے ایک تبلیغی رسالہ بھی جاری ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ کینیڈا میں لوگ عیسائیت اور تثلیث کو خیرباد کہہ رہے ہیں اور میں اس بات کا شاہد ہوں کہ عیسائیت کے خلاف خود عیسائی بددل ہو کر کتابیں شائع کر رہے ہیں۔

۳۔ مکرم سید شریف احمد صاحب منصوری کینیڈا:-
آپنے بتایا کہ کینیڈا کی لمبائی مشرق سے مغرب تک پانچ ہزار میل ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورے سے قبل تک کینیڈا میں صرف تین جگہیں جماعتیں قائم تھیں۔ لیکن حضور کے دورے کے بعد اب گیارہ جگہوں میں ہماری منظم جماعتیں قائم ہیں۔ کینیڈا میں سب سے بڑی جماعت ٹورانٹو میں ہے وہاں ساڑھے آٹھ لاکھ روپے کے صرفہ سے زمین خریدی گئی ہے۔ ہمارے ملک میں تبلیغ کے بڑے اچھے مواقع ہیں۔ آپنے بتایا کہ بنی نوع انسان کی زندگیوں میں ایک عظیم خلاء ہے اس خلاء کو صرف اور صرف اسلام ہی پُر کر سکتا ہے جس کے لئے وہاں کی جماعت کوشاں ہے۔

۴۔ مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر امریکہ:-
آپنے بتایا کہ ۳۰ سال کے بعد ابھی تین گھنٹے قبل قادیان پہنچا ہوں۔ اس وقت میں اپنے جذبات پر قابو نہیں پا سکرہا ہوں مجھے یہاں اپنا پرانا زمانہ یاد آرہا ہے۔ اس جلسہ میں جہاں ہندوستان سے سینکڑوں لوگ آئے ہوئے ہیں۔ وہاں دنیا کے مختلف ممالک سے بھی لوگ آئے ہوئے ہیں۔ امریکہ جیسے دُور دراز ملک سے ۳۵ افراد (مرد اور عورتیں ملا کر) محض جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے یہاں آئے ہوئے ہیں

احمدیت کا روشن مستقبل!

غیر ملکی معززین کی مختصر تقاریر کے بعد استاذی المحترم مولانا محمد حفیظ صاحب بقاپوری ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ و ایڈیٹر بدر کا مضمون مندرجہ عنوان پر مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ کلکتہ نے پڑھ کر سنایا۔ علالت طبع کی وجہ سے محترم مولانا صاحب جلسہ گاہ میں تشریف نہیں لا سکے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت و عافیت کے ساتھ خدمت کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

آپ نے اپنے مضمون میں فرمایا کہ آج سے ۷۰ سال قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں دو امریکن سیاح اور ان کے ساتھ ایک امریکن لیڈی آپؑ کی ملاقات کیلئے قادیان آئے۔ انہوں نے حضورؑ کی صداقت کے نشانات پر کئی سوالات کئے۔ حضورؑ نے ان کو تفصیلی جواب دینے کے بعد ان کی اتنی دُور سے آمد کو بھی اپنی صداقت کا نشان قرار دیا تھا۔ لیکن آج ہم یہاں یہ نظارہ دیکھ رہے ہیں کہ امریکہ۔ کینیڈا۔ فجی۔ ٹرینڈاڈ۔ برطانیہ۔ ماریشس۔ انڈونیشیا وغیرہ دُور دراز ممالک سے کثیر تعداد میں افراد یہاں آئے ہوئے ہیں یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست نشان ہے۔ اس ضمن میں فاضل مقرر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی متعدد پیشگوئیاں بیان فرمائیں جو احمدیت کے نہایت روشن اور شاندار مستقبل پر واضح رنگ میں روشنی ڈالنے والی اور نہایت ہی ایمان افروز ہیں اور ثابت کیا کہ ان کے پورے ہونے کے زبردست آثار اس وقت سب کو نظر آ رہے ہیں۔

ہندوستان کے زعماء کی طرف سے جلسہ سالانہ کے لئے پیغامات!

اس تقریر کے بعد محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے جلسہ سالانہ کی تقریب پر حکومت ہند اور حکومت پنجاب و ہریانہ کے وزراء اور گورنر صاحب ہریانہ و دیگر معززین کے مرسلہ پیغامات پڑھ کر سنائے۔

محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کا الوداعی خطاب!

آخر میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے احباب سے الوداعی خطاب فرمایا۔ سب سے پہلے سالانہ جلسہ کے کامیاب و بابرکت انعقاد و اختتام پر مولیٰ کریم کا شکر بجالانے کے بعد سرکاری حکام مرکزی و ضلعی۔ اسی طرح پولیس۔

سٹیٹ بنک آف انڈیا۔ بجلی ڈیپارٹمنٹ اور دیگر عہدیداران کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد احباب سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا ہے کہ انا لننصر رسلنا والذین اٰمنوا فی الحیٰوۃ الدنیا و یوم یقوم الاشھاد۔ اس سے خدا تعالیٰ کے اُس ازلی ابدی قانون کا علم ہوتا ہے کہ جو خدا اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی خاص نصرت کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ انہیں اُن کے مخالفوں پر غلبہ عطا فرماتا ہے۔ مذاہب عالم کی تاریخ سے ثابت ہے کہ یہ غلبہ کسی دُنیاوی طاقت کے نتیجہ میں نہیں بلکہ صرف تائیدِ الٰہی کی وجہ سے حاصل ہوتا ہے۔ وہ مسکین اور غریب بندے جو دُنیا کی ظاہری نظروں میں حقیر اور ذلیل ہوتے ہیں۔ وہی خدا کی نگاہ میں محبوب ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے ہمیں اس زمانہ کے مامور من اللہ پر ایمان لانے کی توفیق عطا فرمائی اور ہم آپؑ کی جماعت میں داخل ہیں۔ جب ہم اپنی کمزور و بے مایہ حالت پر نظر ڈالتے ہیں اور دوسری طرف اُس اہم ذمہ داری کا خیال دل میں لاتے ہیں جس کے تحت اس زمانہ میں ہم نے ساری دنیا کو اسلام کی آغوش میں اور حضرت محمد مصطفیٰ صلعم کے جھنڈے تلے لے آنا ہے۔ تو ظاہری طور پر ان میں کوئی نسبت ہی دکھائی نہیں دیتی۔ لیکن جب خدا تعالیٰ کی پیشگوئیوں اور بشارتوں اور اُن کے پورے ہونے کو ہم دیکھتے ہیں تو ہمارے دل ایمان و یقین سے پُر ہو جاتے ہیں کہ خدا کے یہ وعدے ضرور پورے ہوں گے۔ اس طرح کا یقین و ایمان صرف الٰہی سلسلوں میں ہی نظر آتا ہے۔

محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ ہم پر جو ذمہ داریاں ہیں وہ بہت ہی عظیم ہیں۔ اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ان ذمہ داریوں کو ہم اپنی قوت بازو سے پورا نہیں کر سکتے۔ اس کیلئے خدا تعالیٰ ہی کی تائید و نصرت کی ضرورت ہے۔ اس لئے ہمارا اولین فریضہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کو جذب کرنے والی زندگی بسر کریں۔

اس سلسلہ میں محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رُوح پرور کلمات میں سے بعض ایمان افروز اقتباسات پڑھ کر سُنائے۔ اس کے بعد خطاب کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے بتایا کہ خدا تعالیٰ کا وجود نہایت ہی پیارا اور محبت کرنے والا وجود ہے۔ اس کے پیار کے مقابلہ میں دُنیا کی تمام طاقتیں اور دنیاوی تمام تعلقات اور رشتہ داریاں بالکل ہیچ ہیں۔ آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ خدا تعالیٰ کے عظیم وعدے ہیں جو اپنے اپنے وقت پر ضرور پورے ہونگے اس میں ایک بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ یہ خدائی وعدے پوری جماعت کے ساتھ ہیں۔ انفرادی طور پر میرے یا آپ کے ساتھ نہیں۔ اگر ہم اپنی ذمہ داریاں صحیح معنوں میں ادا نہیں کرتے ہیں اور اُس کے پیار کو حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتے ہیں تو خدا تعالیٰ کسی اور جماعت کو کھڑا کر دیتا ہے یہ بات ہم سب کیلئے خاص طور پر لمحۂ فکریہ کا رنگ رکھتی ہے۔ اس لئے ہمیں خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کے پیار کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ محبت خداوندی کے معنے ہیں تقویٰ و خشیت الٰہی کے ساتھ زندگی گزارنا۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشق و محبت کرنا۔ حضورؐ کے دین کے ساتھ گہرا تعلق رکھنا اور اس کے لئے ہر قسم کی قربانیاں دیتے چلے جانا۔ اسی طرح ہمیں اپنی نسلوں کو بھی دین کے ساتھ وابستہ رکھنے کی کوشش کرنا ہمارے فرائض میں داخل ہے۔

آخر میں آنمحترم نے دُعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ساری عمر حضرت مسیح موعودؑ کے سلسلہ کے ساتھ اور تاقیامت رہنے والی خلافت حقہ اسلامیہ کے ساتھ وابستہ رکھے۔ ہمیں اپنی اولادوں کی اس رنگ میں تربیت کرنے کی توفیق عطا فرمائے کہ خدا ہم سے اور ہماری اولادوں سے راضی ہو جائے۔

اجتماعی دُعا

اس کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے بہت دیر تک نہایت رقت آمیز اجتماعی دُعا فرمائی۔ دُعا کے ساتھ یہ نہایت بابرکت و مقدس جلسہ نہایت خیر و برکت کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

فالحمد للہ علیٰ ذٰلک

درس و تدریس

جلسہ سالانہ کے ایام میں مسجد مبارک و مسجد اقصیٰ میں بعد نماز فجر درس و تدریس کا انتظام تھا۔ چنانچہ مسجد مبارک میں تینوں روز محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے مختلف آیات قرآنی کی روشنی میں درس دیا۔ مؤرخہ ۲۰ دسمبر کو آپ نے غیر ممالک سے آئے ہوئے اردو نہ جاننے والے مہمانوں کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیدا کردہ رُوحانی انقلاب کے بارے میں انگریزی میں درس دیا ___

مسجد مبارک و مسجد اقصیٰ میں دورانِ جلسہ نماز تہجد با جماعت کا بھی انتظام تھا۔ اس طرح احباب کو اجتماعی رنگ میں نوافل ادا کرنے اور دُعاؤں کا موقعہ ملتا رہا

ایک ایمان افروز منظر!

مؤرخہ ۱۹ دسمبر بروز پیر بعد نمازِ فجر مسجد مبارک میں غیر ممالک سے آئے ہوئے مہمانانِ کرام کا تعارف ہوا۔ سب سے پہلے محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے فرمایا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ کے جو اغراض و مقاصد بیان فرمائے ہیں اُن میں سے ایک یہ ہے کہ احباب ہر سال جو مختلف علاقوں سے آتے ہیں وہ آپس میں متعارف ہوں اور اسطرح محبت و اخوت میں ترقی کریں ___ چنانچہ باہر سے آئے ہوئے وفود کے نمائندگان نے اپنا تعارف یوں کرایا۔

۱۔ محترم الحاج مظفر احمد صاحب ظفر:۔

سب سے پہلے امریکی وفد کے امیر محترم الحاج مظفر احمد صاحب ظفر نے اپنا اور ممبرانِ وفد کا تعارف کرایا۔ مسجد میں سب امریکی ممبران کھڑے ہو گئے۔ دراز قد اور جسیم شخصیت کے مالک یہ تمام افراد کامل اسلامی لباس میں ملبوس اور شعارِ اسلامی کے پابند خلوص و محبت کے پیکر دیکھنے والوں کیلئے نہایت درجہ ایمان افروز نظارہ پیش کر رہے تھے۔ ان میں سے ہر شخص حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کا ذاتی طور پر زندہ ثبوت ہے زادھم اللہ علماً و معرفۃً

محترم مظفر احمد صاحب اپنے ساتھیوں کا تعارف کرنے کے بعد جب اپنے ملک امریکہ کے احمدی بھائیوں کی طرف سے سلام اور درخواست دُعا پیش کرنے لگے تو شدتِ جذبات کے سبب بے اختیاری کے عالم میں آپ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور بڑی مشکل سے بھری ہوئی آواز میں کہا کہ آپ لوگ امریکہ میں احمدیت کی ترقی کے لئے دعا کریں۔ پچھلے سال حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے امریکہ کا دورہ فرمایا تھا۔ حضور ہی وہ پہلے خلیفہ اسلام ہیں جنہوں نے امریکہ کا دورہ فرمایا۔ اب خلافت کے ساتھ وابستگی کے نتیجہ میں ہی ہمارے لئے نجات اور فتح و نصرت مقدر ہے اور نظام خلافت کے بغیر ہماری کوئی ترقی نہیں۔

محترم مظفر احمد صاحب ظفر کے وجود میں جب تریٰ اعینھم تفیض من الدمع کا سچا اور پُر اثر نظارہ احباب نے مشاہدہ کیا تو اس کے نتیجہ میں ساری مسجد میں حاضرین بھی رقت سے بھر گئے۔ وہ ایک عجیب پُر کیف نظارہ تھا جو دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا۔ اس کی حقیقت الفاظ میں بیان کی جانی ممکن نہیں ___!!

۲۔ محترم شمس الدین صاحب فجی:۔

اس کے بعد جزائر فجی سے تشریف لائے ہوئے وہاں کے باشندے محترم شمس الدین صاحب نے اپنا اور جزائر فجی کی جماعت ہائے احمدیہ کا تعارف کرایا۔ آپ نے بتایا کہ جزائر فجی میں جماعت احمدیہ سنہ ۱۹۶۰ء میں قائم ہوئی۔ اس مختصر عرصہ میں جماعت نے تیزی سے ترقی کی اور مختلف جزائر میں ہماری کئی مسجدیں بن چکی ہیں اور حال ہی میں جزیرہ SOOVA میں جہاں ہمارا تبلیغی مرکز ہے، تین لاکھ روپے کے صرف سے ایک بہت بڑی مسجد اور تبلیغ اسلام کا تبلیغی مرکز بن رہا ہے۔

آپ نے دورانِ تقریر فرمایا کہ جزائر فجی میں سے Date Lines گزرتی ہیں اور اس Line کا دوسری طرف کل ہے تو اس طرف آج ہے یعنی بارہ گھنٹے کا فرق ہے۔ گویا کہ اس علاقہ کو زمین کا کنارہ بتایا جاتا ہے۔ اس طرح بھی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام پورا ہوا کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

آپ نے بھی نہایت رقت بھرے انداز میں اپنی جماعت کی طرف سے سلام عرض کرتے ہوئے دُعا کی درخواست فرمائی۔

۳۔ محترم ہدایت اللہ صاحب ہبش جرمنی

آپ نے بتایا کہ خدا تعالیٰ نے دو دو جرمن جرمنی دوستوں کو عیسائیت ترک کرکے اسلام کی آغوش میں آنے کی توفیق عطا فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ پچھلے سال جلسہ سالانہ کے ایام میں کشمیر سے ایک عیسائی ہپی یہاں جلسہ سالانہ کے دنوں میں آئے تھے۔ خدا تعالیٰ نے انہیں یہاں کے مختصر قیام میں احمدیت قبول کر کے مسیح محمدی کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی تھی امسال انہیں جرمن سے یہاں آکر جلسہ میں شرکت کی توفیق ملی۔ ان کا موجودہ نام عبد اللہ ہے۔ جب موصوف اپنے تعارف کے لئے کھڑے ہوئے تو ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ کوئی درویش صوفی بھائی کھڑے ہیں۔ پچھلے سال وہ مسیح ناصری کا متبع بن کر ہپی کی شکل و شباہت میں آئے تھے لیکن آج وہ مسیح محمدی کے متبع ہونے کی حالت میں ایک صوفی کی شکل میں ہمارے سامنے نظر آرہے ہیں۔

۴۔ محترم شمشیر سوکیہ صاحب مارشس

آخر میں محترم مولوی شمشیر سوکیہ صاحب نے اپنا تعارف کرایا۔ آپ مارشس کے رہنے والے ہیں اور آجکل افریقہ کے ملک آئیوری کوسٹ میں مبلغ اسلام کے طور پر خدمات بجا لا رہے ہیں۔ آپ نے مارشس کی جماعت احمدیہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا خدا کے فضل سے وہاں جماعت بہت ترقی پذیر ہے۔ وہاں اب تین ہزار سے زائد احمدی آباد ہیں اور مختلف علاقوں میں

(آگے صفحہ ۱۱ پر ملاحظہ فرمائیے)

منقولات

کیا حضرت عیسیٰ نے کشمیر میں وفات پائی تھی؟

مترجمہ: پیٹر پیشیا سیٹھی

ایک جرمن فاضل رینڈریز نیبر قیصر اپنی نو مطبوعہ کتاب میں یہ بحث کرتے ہیں کہ صلیب کے زخم مندمل ہونے کے بعد (حضرت) مسیحؑ نے اپنی والدہ (حضرت) مریم اور اپنے حواری تھوما کی معیت میں مشرق کا سفر اختیار کیا اور بالآخر کشمیر میں مقیم ہوگئے جہاں انہوں نے قدرتی بواعث سے وفات پائی۔ اور سری نگر کے نزدیک روضہ بل کے حجرے میں مدفون ہوئے۔

ان دنوں یہاں امریکہ میں ایک تازہ ترین مقالہ خصوصیت سے جاذب توجہ ہے۔ دراصل اس نے ایک طوفان بپا کر دیا ہے اور یہ عوام کے جارحانہ بحث ومباحثہ کا موضوع بن گیا ہے میزبانوں اور مہمانوں کی باہمی روایتی دوستانہ گفتگو اس کے جذباتی اور اشتعال انگیز تبادلہ خیالات میں اُلجھ جاتی ہے۔

اس مقالہ اور نظریہ پر اکثر لوگوں کی جانب سے حملے کئے جا رہے ہیں اور اس کو مطعون مسلوب اور مسخ کیا جا رہا ہے کیونکہ یہ آج کی دنیا کے دو رئیس اور مقتدر مذاہب میں سے ایک یعنی عیسائیت کے قلب پر شدید ضرب لگاتا ہے۔

اس نظریہ کے تحت بڑی سادگی سے یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ (حضرت) عیسیٰؑ کشمیر میں فوت ہوئے تھے جرمن فلاسفر اور مفکر رینڈریز نیبر قیصر اپنی حالیہ مطبوعہ کتاب یعنی "عیسیٰ نے کشمیر میں وفات پائی تھی" میں تفصیل سے بحث کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ مسیح نہ تو صلیب پر فوت ہوئے اور نہ ہی مرکر دوبارہ جی اُٹھے بلکہ صلیب کے زخم مندمل ہونے کے بعد انہوں نے اپنی والدہ (حضرت) مریم اور محبوب حواری تھوما کے ہمراہ مشرق کا سفر اختیار کیا (حضرت) مریم تو سفر کی صعوبتیں برداشت نہ کر سکیں اور بمقام مری وفات پا گئیں جو ہندو سرحد کے قریب واقع ہے (حضرت عیسیٰ نے اپنی زندگی کا ازسرنو آغاز کرتے ہوئے کشمیر میں اقامت اختیار کر لی اور وہیں ان کی آئندہ نسل چلی (سری نگر کے ایک باشندہ مسمی صاحبزادہ بشارت سلیم خود کو (حضرت) عیسیٰ کی اولاد کہتے ہیں اور ان کے پاس آج بھی جو شجرہ موجود ہے اس کا سلسلۂ نسب حضرت عیسیٰ سے جا ملتا ہے) نیبر قیصر کا مقالہ یہ مزید دعویٰ کرتا ہے کہ (حضرت) عیسیٰ نے کافی پیرانہ سالی میں قدرتی بواعث سے وفات پائی اور روضہ بل کے زمین دوز حجرے واقع (محلہ) خانیار سری نگر میں مدفون ہوئے.... تھامانے جنوبی ہند کا سفر اختیار کیا اور وہیں پر اپنے آقا کی تعلیمات کی تبلیغ واشاعت کرتے ہوئے وفات پائی۔

کوئی بھی شخص ان تمام دلائل کو دور از فہم اور جذباتی کہہ کر رد کر سکتا ہے۔ جبکہ یہ بالخصوص اس مذہب پر اثر انداز ہوتے ہیں جس سے دنیا کے قریباً ایک ارب افراد وابستہ ہیں اور جو بائیبل کے پیش کردہ مسیح کے نظریۂ حیات کو ناقابلِ اعتراض طور پر تسلیم وقبول کرتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ نیبر قیصر پر معاندِ مسیح یا غیر معقولیت کا فتویٰ لگانا بھی غیر مناسب ہوگا کیونکہ ان کی یہ عالمانہ سعی ایک دلچسپ اور نرالا نقطۂ نظر پیش کرتی ہے۔ آپ بیشک ان کے اخذ کردہ نتائج کو قبول تو نہ کریں لیکن یہ آپ کی توجہ یقیناً مبذول کرا لیں گے۔

اگرچہ نیبر قیصر ہمدردانہ تنقید وتبصرہ بالتفصیل کرتے ہیں تاہم اپنا پہلو تفصیلی شہادتوں سے بچاتے جاتے ہیں اور انہوں نے کوئی بھی دعویٰ سطحیت کی بنیاد پر نہیں کیا ہے گو کہ مذہب اسلام کی تحریکِ احمدیت (جو (حضرت) مسیح کے تعلق کشمیر پر شدت سے زور دیتی ہے) نیبر قیصر کے اس نظریہ اور مقالہ میں اہم حتمی کردار ادا کرتی ہے۔ لیکن وہ اپنے کتاب کے مقدمہ میں اس سے لاتعلقی کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ کتاب کوئی "احمدیہ ٹریکٹ نہیں ہے بلکہ مختلف حقائق کی تلاش وجستجو، ذاتی جدوجہد کا نتیجہ ہے جو حیاتِ مسیح کے پُراسرار پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہیں"

اس جرمن فاضل کی تحقیق میں دراصل حیاتِ مسیح کے کشمیری زاویۂ نگاہ سے متعلق وہ ہیجان خیز سوالات ہی ہیں جن کے ضمن میں بائیبل خاموش ہے (مثلاً (حضرت) مسیح اپنی پیدائش اور بارہ سال کی عمر کے دوران کہاں تھے؟ پھر تیرہ سال (جب وہ گم ہوئے اور پھر کلیسیا میں ہے) اور ۲۹ سال جبکہ انہوں نے یوحنا سے بپتسمہ لیا کی درمیانی عمر میں کہاں رہے؟ (آخر) بائیبل ان دقفوں کا کیوں تذکرہ نہیں کرتی؟ مزید براں پلاطوس اس حقیقت سے آگاہ ہوتے ہوئے کہ سبت کا دن شروع ہونے کے بعد کسی قیدی کو صلیب پر لٹکا ہوا نہیں چھوڑا جا سکتا تو پھر کیوں اس نے مسیح کو جمعہ کے دن بعد دوپہر صلیب دئے جانے کا فیصلہ کیا؟ پھر اگر درحقیقت مسیح مرکر زندہ ہو اُٹھے تھے اور آسمان پر اُٹھا لیے گئے تھے تو قبر کے پتھر کے لڑھک جانے کی کیا ضرورت تھی؟

بطور عیب چینی تو یہ استدلال درست معلوم ہوتا ہے کہ بائیبل ان دقفوں اور زمانوں کو بدیں وجہ نظر انداز کر دیا کہ یہ مذہب عیسائیت کے لئے اور خود اپنی ذات میں غیر اہم اور غیر ضروری تھے۔ مگر نیبر قیصر کے بقول ایسا نہیں ہے گذشتہ صدی کے اواخر میں جبکہ ایک روسی سیّاح نکولائی نوٹووچ کشمیر کے لدّاخی خطوں کی چھان بین کر رہا تھا تو لیہہ میں ہمس نامی لامائی خانقاہ میں اس کو اتفاقاً ۸۴ ہزار مکتوبات ملے جن میں ایک (حضرت) "عیسیٰ" اور دیگر مختلف انبیاء کی سوانح درج تھیں لسانی اور خطاطی تجزیہ کے بموجب نیبر قیصر نے استنباط کیا ہے کہ عیسیٰ۔یوز۔یسوع عیسیٰ اور یوزا (حضرت) مسیح کے ہی نام کی مختلف صورتیں ہیں۔ نکولائی نوٹووچ کی تحریر کے بموجب یہی "عیسیٰ" اسرائیل کے ملک میں پیدا ہوئے .... ان کے والدین غریب اور نادار تھے .... خدا تعالیٰ نے حق وصداقت پر ثابت قدم رہنے کے عوض اس خاندان پر انعام فرماتے ہوئے ان کے اکلوتے بچہ کو اپنے فضل سے ان لوگوں کی نجات دہندگی واستگاری کے لئے منتخب فرما لیا جو بیماریوں میں مبتلا اور قعرِ مذلت میں پڑے ہوئے تھے جب عیسیٰ تیرہ سال کی عمر کو پہنچے یعنی اس وقت جب ایک اسرائیلی شادی کرتا ہے تو اپنے والدین کے گھر سے خفیہ طور پر غائب ہو گئے اور یروشلم چھوڑ کر عازمِ سندھ ہوئے"۔

پھر یہ دستاویز حضرت عیسیٰ کے سفر کو بیان کرتی ہے۔ اور یہاں نیبر قیصر اس سیاحت کے ہر پہلو پر اس وقت کے دیگر تاریخی رسالوں کے حوالے دیتے ہیں ... انہوں نے سندھ کو عبور کیا اور "انجاب" یا پانچ دریاؤں کے علاقہ میں بحیثیت مدعی نبوت مقیم ہوئے اس کے بعد ہندوستان کے دیگر مختلف حصوں یعنی بنارس، جگن ناتھ اور راجگیہا بھی گئے اور وہاں چھ سال تک قیام کیا لوگ ان کے گرد جمع ہوتے تھے اور ان کی تعلیمات کو سنتے تھے ... لیکن جب انہوں نے انسانی مساوات کی تبلیغ کی تو برہمن برانگیختہ ہو اُٹھے کیونکہ کوئی بھی تحریک جو برہمن اور شودر کو برابر ٹھہراتی ہے اُن کے نزدیک مذہبی بے حرمتی اور بے ادبی کے مترادف تھی' چنانچہ براہمنوں نے نکولائی کی ترجمانی کے بموجب انہیں ستانا اور ایذاء دینا شروع کر دیا تو وہ مجبوراً ہمالائی خطوں کی طرف فرار ہو کر ایران پہنچے اور وہاں سے وہ ۲۹ سال کی عمر میں پھر واپس یروشلم پہنچے (نیبر قیصر اپنے اس مفروضہ کو دستاویز' ترجمہ اور حوالہ جات کی فوٹو کاپیوں سے بھی ثابت کرنے کی سعی کرتے ہیں)

واقعہ صلیب کے بعد دراصل ہندوستان کی ابتدائی کشش اور لگاؤ نے ہی (حضرت) مسیح کو یہاں دوبارہ آنے پر اکسایا نیبر قیصر کی یہ دلیل کہ (حضرت) مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے پیچ در پیچ راستہ اختیار کرتی ہے۔ اوّل وہ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ پلاطوس کی ہمدردیاں اوّل تا آخر (حضرت) مسیح کے ساتھ تھیں۔ چنانچہ بطور ثبوت وہ پلاطوس کا ۳۲ عیسوی کا خط بنام سیزر پیش کرتے ہیں جس میں یہ رُومی افسر علی الاعلان حضرتِ مسیح کو خدا کا بیٹا تسلیم کرتا ہے۔ یہ خط روم کی ویٹیکن لائبریری آج بھی موجود ہے یہی وجہ تھی کہ پلاطوس نے صلیب کی کارروائی کو جمعہ کی دوپہر تک التواء میں رکھا تاکہ (حضرت) مسیح زیادہ دیر صلیب پر نہ رہ سکیں۔

دوم یہ کہ (حضرت) مسیح اس وقت تک زندہ تھے جب ان کو صلیب سے اتارا گیا تھا۔ نیبر قیصر طبی شہادت کا حوالہ دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ خون (گاڑھا) صرف مُردہ آدمی کے زخموں سے ہی بہتا ہے۔ لیکن جب (حضرت) مسیح کے پہلو میں رُومی سردار نے بھالا چبھویا تو خون اور پانی ملی جلی صورت میں بہہ نکلا تھا۔ آخر میں وہ یہ بحث کرتے ہیں کہ یہودیوں کے رسم ورواج کے برعکس (حضرت) مسیح کو سطحی قبر میں نہیں دفنایا گیا بلکہ ایک وسیع کمرہ نما مزار میں رکھا گیا جس میں ہوا کا بآسانی گذر ہو سکے جیسا کہ (بعد میں) اطباء نے ان کے زخموں کی دیکھ بھال کی تھی۔

اپنے دلائل کی مزید تائید میں نیبر قیصر جرمن انسٹی ٹیوٹ آف اسٹونگرٹ کے ڈاکٹر کرٹ برنا کے ۱۹۵۹ء کے پوپ جان ۲۳ ویں کے نام ارسال کردہ خط کا بھی حوالہ دیتے ہیں اس میں ڈاکٹر برنا اس کفن کا تجزیہ کرتے ہیں جس میں (حضرت) مسیح کو صلیب سے اتارنے کے بعد لپیٹا گیا تھا کپڑے پر جسمانی گوشت پوست کا مرتسمہ خاکہ اور جسم کی رطوبت اور زخموں کے دھبے واضح طور پر انکشاف کرتے ہیں کہ اس کفن میں (جو اب ویٹیکن میں موجود ہے) ایک ذی نفس اور ذی رُوح ہستی کو ہی لپیٹا گیا تھا۔ ڈاکٹر برنا

(باقی صفحہ ۹ پر)

اعلاناتِ نکاح

جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر مورخہ ۱۹۷۷/۱۲/۲۷ کو بعد نماز مغرب و عشاء مسجد مبارک قادیان میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے مندرجہ ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا اور ایجاب و قبول کے بعد اجتماعی دعا کرائی۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان جملہ رشتوں کو فریقین کے لئے موجب رحمت و برکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

(۱) ــــ عزیزہ صبیحہ یونس صاحبہ بی اے آنرز بنت مکرم ڈاکٹر محمد یونس صاحب بھاگلپور کا نکاح ہمراہ عزیز سید جاوید انور صاحب ابن مکرم ڈاکٹر سید حمید الدین صاحب جمشید پور بہار بعوض مبلغ گیارہ ہزار روپے حق مہر۔

مکرم ڈاکٹر محمد یونس صاحب نے اس خوشی میں ۲۵/ روپے شکرانہ فنڈ اور ۲۵/ روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں فجزاہم اللہ تعالیٰ۔

(۲) ــــ مکرمہ نائلہ بیگم صاحبہ بنت مکرم قریشی عبد الرحمٰن صاحب تیماپوری حال مقیم گلبرگہ کا نکاح مکرم مبشر احمد صاحب ابن مکرم عبد الکریم صاحب ناگنڈ دیودرگ کے ساتھ مبلغ پندرہ صد پچیس (۱۵۲۵/) روپے حق مہر کے عوض۔

اس خوشی میں مکرم قریشی محمد یوسف صاحب ٹیچر جونیئر کالج گلبرگہ نے ۵/ روپے شکرانہ فنڈ ۵/ روپے درویش فنڈ ۵/ روپے شادی فنڈ ۵/ روپے مرمت مقامات مقدسہ میں ادا کئے ہیں فجزاہ اللہ تعالیٰ۔

(۳) ــــ عزیزہ امۃ الحکیم صاحبہ بنت مکرم عبد الغفور صاحب چنتہ کنٹہ کا نکاح مکرم کے حاجی پیران صاحب ولد مکرم کے نذیر الدین صاحب مرحوم دیرا پورم حیدر آباد کے ساتھ مبلغ ۵۰۰/ روپے حق مہر کے عوض۔

(۴) ــــ عزیزہ نزہت سلطانہ صاحبہ بنت مکرم عبد السلام صاحب مدراس کا نکاح مکرم ناصر احمد صاحب ولد مکرم سیٹھ حمید احمد صاحب چنتہ کنٹہ کے ساتھ مبلغ ۵۰۰/ روپے حق مہر کے عوض۔

(۵) ــــ عزیزہ ذکیہ نسرین صاحبہ بنت مکرم محمد عبد الغنی صاحب چنتہ کنٹہ کا نکاح مکرم رسول احمد صاحب ابن مکرم منصور احمد صاحب چنتہ کنٹہ کے ساتھ مبلغ ۵۰۰/ روپے حق مہر کے عوض۔

(۶) ــــ عزیزہ خالدہ بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد عبد الرحمٰن صاحب حیدر آباد کا نکاح مکرم اقبال احمد صاحب ولد مکرم بشیر احمد صاحب ضمیر حیدر آباد کے ساتھ مبلغ ۵۰۰/ روپے حق مہر کے عوض۔

(۷) ــــ عزیزہ زینب بیگم صاحبہ بنت مکرم منصور خان صاحب کیرنگ کا نکاح مکرم رحمٰن خان صاحب ابن مکرم محرم خان صاحب مرحوم کیرنگ کے ساتھ مبلغ ۵۰۲۵/ روپے حق مہر کے عوض۔

(۸) ــــ عزیزہ نویدہ بیگم صاحبہ بنت مکرم بی ایم عبد الرحیم صاحب بنگلور کا نکاح مکرم ایم ناصر احمد صاحب ابن مکرم محمد عثمان صاحب سورب کے ساتھ مبلغ ۷۰۰/ روپے حق مہر کے عوض۔

(۹) ــــ عزیزہ عصمت بیگم صاحبہ بنت مکرم غلام حسین صاحب درویش قادیان کا نکاح مکرم ابو خالد زبیر احمد صاحب ولد مکرم حکیم ابو طاہر صاحب مرحوم کلکتہ کے ساتھ مبلغ ۵۰۰/ روپے حق مہر کے عوض۔

(۱۰) ــــ عزیزہ عطیہ بیگم صاحبہ فاروقی بنت مکرم عبد الشکور صاحب فاروقی جے پور کا نکاح مکرم عبد العزیز صاحب اصغر ابن مکرم عبد العظیم صاحب درویش قادیان کے ساتھ مبلغ ۲۰۰۰/ روپے حق مہر کے عوض۔

(۱۱) ــــ عزیزہ امۃ النصیر صاحبہ بنت مکرم مرزا امیر بیگ صاحب مرحوم رادھا کنڈ یوپی کا نکاح مکرم محمد شمیم صاحب ولد مکرم ڈاکٹر رفیع اللہ صاحب فیض آباد کے ساتھ مبلغ ۲۰۰۰/ روپے حق مہر کے عوض۔

(۱۲) ــــ عزیزہ امۃ الودود صاحبہ بنت مکرم مرزا امیر بیگ صاحب مرحوم رادھا کنڈ یوپی کا نکاح مکرم محمد کریم صاحب ابن مکرم ڈاکٹر رفیع اللہ صاحب فیض آباد کے ساتھ مبلغ ۲۰۰۰/ روپے حق مہر کے عوض۔

(۱۳) ــــ عزیزہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ بنت مکرم مرزا امیر بیگ صاحب مرحوم ساکن رادھا کنڈ یوپی کا نکاح مکرم محمد ادریس صاحب صدیقی ابن مکرم محمد اسماعیل صاحب صدیقی چمن گنج یوپی کے ساتھ مبلغ ۲۰۰۰/ روپے حق مہر کے عوض۔

(۱۴) ــــ عزیزہ ممتازہ بانو صاحبہ بنت مکرم عبد الباری صاحب بلاری کا نکاح مکرم نذیر احمد صاحب ایڈوکیٹ ابن مکرم نور محمد صاحب مرحوم برہ پورہ (بھاگلپور) کے ساتھ مبلغ ۱۰۰۰/ روپے حق مہر کے عوض۔

مورخہ ۱۹۷۷/۱۲/۲۸ کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے بعد نماز مغرب و عشاء مندرجہ ذیل دو نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

(۱۵) ــــ عزیزہ امۃ الحی تحسین صاحبہ بنت مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ کا نکاح مکرم مولوی شکیل احمد صاحب ظاہر ابن مکرم مظہر حسین صاحب صابر قادیان کے ساتھ مبلغ ۲۰۰۰/ روپے حق مہر کے عوض۔ اس خوشی کے موقعہ پر مکرم مظہر حسین صاحب نے ۵/ ...

(۱۶) ــــ مکرمہ امۃ الباسط صاحبہ بنت مکرم نذیر احمد صاحب ٹیلر درویش قادیان کا نکاح مکرم محمد اکرم صاحب ابن مکرم علاؤ الدین صاحب امروہہ کے ساتھ مبلغ ۲۰۰۰/ روپے حق مہر کے عوض۔

اس خوشی کے موقع پر مکرم علاؤ الدین صاحب نے ۵/ روپے شکرانہ فنڈ اور ۵/ روپے درویش فنڈ میں ادا کئے ہیں جزاہم اللہ تعالیٰ۔

اس کے علاوہ بھی بعض دوستوں نے مندرجہ بالا نکاحوں کے موقعوں پر مختلف مدات میں رقوم جمع کرائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا کرے آمین۔

(۱۷) ــــ مورخہ ۱۹۷۷/۱۲/۱۱ کو مکرم مولوی فیض احمد صاحب مبلغ شموگہ نے مکرمہ زینب النساء صاحبہ بنت مکرم سید قاسم صاحب کا نکاح مکرم یوسف شریف صاحب ابن مکرم اسمٰعیل شریف صاحب مرحوم کے ساتھ مبلغ دو ہزار پانچصد روپے حق مہر کے عوض پڑھا۔

اس خوشی میں مکرم عبد الحمید صاحب شریف نے اعانت بدر میں ۱۰/ روپے شکرانہ فنڈ میں ۵/ روپے شادی فنڈ میں ۵/ روپے اور درویش فنڈ میں ۵/ روپے ادا کئے ہیں جزاہ اللہ تعالیٰ۔

منقولات بقیہ صفحہ ۸

تفصیل سے بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ٹیورن کے کفن میں جس شخص کو بھی لپیٹا گیا تھا وہ مُردہ نہیں تھا۔

فیبر قیصر کا مقالہ یہ تو تسلیم کرتا ہے کہ اگر (حضرت) مسیح فلسطین میں ہی قیام رکھتے تو ان کو خطرات کا سامنا رہتا لہذا اسی نے ان کو مشرق کے سفر پر آمادہ کیا لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ ایک دوسری انوکھی وجہ بھی سامنے لاتے ہیں کہ (حضرت) مسیح کو اپنے مشن کے حصۂ اول میں حق و راستی اور مذہب عیسائیت کا پیغام اہل اسرائیل کو پہنچانا تھا لیکن مشن کے ثانوی حصہ میں اُنہیں اسرائیل کے گمشدہ قبیلوں کو تلاش کرنا اور ان میں خدا کے کلمات کو پھیلانا تھا۔ فیبر قیصر کے بقول (حضرت) مسیح نے اپنی کشمیر کی حیات نو میں بعینہٖ یہی کوشش اور جدوجہد کی۔

یہ جرمن اسکالر ایک ناقابل تردید وضاحت پیش کرتے ہوئے یہ بھی بحث کرتے ہیں کہ دراصل کشمیر اور افغانستان کے لوگوں کی "اصلاً اسرائیلی ہے"۔ فیبر قیصر اس امر کے بھی مدعی ہیں کہ وہ یوش مرگ میں ایک ایسے طبقہ سے بھی اتفاقاً گئے جو خود کو اولاد اسرائیل کہتے ہیں اور حضرت مسیح کے مزار سے عقیدت رکھتے ہیں اور یہ لوگ سری نگر کے شمال میں واقع (حضرت) موسیٰ کے مزار پر بھی نذرانۂ عقیدت پیش کرتے ہیں جس کے متعلق اُن کا خیال ہے کہ یہ (حضرت) موسیٰ کے جسدِ خاکی کا امین ہے۔

اگر بائیبل کی بعض کمیوں اور خامیوں نے فیبر قیصر کو اس تحقیق پر اُبھارا ہے تو ان کی کتاب کا مطالعہ ہمیں متعدد غیر وضاحت شدہ سوالات میں مبتلاء کر دیتا ہے جس میں ایک اہم ترین سوال یہ ہے کہ جب عیسائیت کی بنا تقویٰ اور سچائی پر ہے تو حواریوں نے اپنے پیروؤں کو جان بوجھ کر کیوں گمراہ کیا؟ یا با الفاظ دیگر کیا حواریوں نے تصلیب اور دوبارہ جی اٹھنے اور رفع الی السماء کے واقعات و حادثات کو صرف اس لئے بائیبل میں غلط اور غیر معمولی ڈرامائی انداز میں پیش کیا کہ وہ نو عیسائیوں کو مذہب عیسائیت میں لا سکیں؟* ..... اور اگر عیسائیت ایسی ہی سطحی اور مصنوعی بنیادوں پر استوار ہوئی ہے تو وہ وقت اور زمانہ کی کسوٹی پر کس طرح کامیاب ہو سکتی تھی؟

اگر فیبر قیصر نے ان آسان سوالوں پر بھی اظہار خیال کر دیا ہوتا تو شاید اُن کا یہ مقالہ ناقدین کی یلغار کے مقابلہ پر بہتر مقام پر کھڑا ہوتا۔ (بحوالہ ٹائمز آف انڈیا ۶ر نومبر ۱۹۷۷ء)

نوٹ:* بائیبل میں تحریف و تبدیلی کو تو عیسائی دنیا بھی قبول کرتی ہے۔ پھر جہاں تک حواریوں کی ... حقیر رقم نے غرض اپنے پیر و مرشد پر لعنت بھیج سکتے ہیں ان سے بعید ہی کیا ہے۔ مترجم۔ خاکسار۔ منظور احمد سوز ناظر تعلیم قادیان۔

حضرت بابا نانک کے جنم دن پر مختلف مقامات پر احمدی مبلغین کی تقاریر

(۱) لکھنؤ

۲۵ نومبر کو خاکسار تبلیغی تربیتی دورہ پر لکھنؤ وارد ہوا۔ اسی روز حضرت بابا نانک کا جنم دن سکھ دوست بڑی دھوم دھام سے منا رہے تھے۔ عزیزم سیٹھ داؤد احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ اور محترم ڈاکٹر اشفاق احمد صاحب کی کوشش سے خاکسار کو رات آٹھ بجے تقریر کا موقعہ دیا گیا۔ جس میں خاکسار نے حضرت گورو نانک کے فلسفہ توحید اور اتفاق واتحاد اور اصلاح نفس کی پاکیزہ تعلیمات پر گوربانی اور قرآن کریم کی تعلیمات کی رو سے روشنی ڈالی۔

بفضلہ تعالیٰ خاکسار کی تقریر حاضرین کو اس قدر پسند آئی کہ وقت کی قلت کے باوجود دوبارہ تقریر کے لئے منتظمین نے خاکسار سے درخواست کی چنانچہ خاکسار نے دوسری تقریر بھی اسی موقعہ پر کی جو بہت پسند کی گئی۔ عزیزم سیٹھ داؤد احمد صاحب نے اس موقعہ پر لٹریچر بھی تقسیم کیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ پروگرام بہت اچھا رہا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے بہترین نتائج ظاہر فرماوے۔

خاکسار۔ عبد الحق فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

(۲) بھاگلپور (بہار)

مورخہ ۲۴ نومبر کو بھاگلپور گوردوارہ پربندھک کمیٹی کی طرف سے گورو نانک جی مہاراج کے پانچ سو آٹھویں یوم پیدائش پر ایک شاندار جلوس نکالا گیا۔ جلوس کی انتظامیہ نے خاکسار کو اس جلوس میں شریک ہونے اور اپنا پروگرام پیش کرنے کی دعوت دی۔ چنانچہ خاکسار نے برادرم سید عبد النقی صاحب اور سید محمود احمد صاحب، محترم جلال الدین صاحب انسپکٹر بیت المال (نزیل بھاگلپور) کے ہمراہ جلوس میں شرکت کی۔ جماعت احمدیہ کو ایک ٹرک دے دیا گیا تھا۔ جس پر لاؤڈ اسپیکر کا بہت عمدہ انتظام تھا۔ چنانچہ جماعت احمدیہ کی طرف سے پروگرام کی پیشکش سید عبد النقی صاحب کی نظم سے ہوئی۔ حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام موقعہ کی مناسبت سے پیش کیا گیا۔ بعد ازاں خاکسار نے سیرت گورو نانک جی پر ایک تقریر کی۔ جس کو سامعین نے دلچسپی اور غور سے سنا۔ شہر کے مشہور مقامات پر اسی قسم کا پروگرام پیش کیا جاتا رہا۔ جلوس کے اختتام پر انتظامیہ کمیٹی کے صدر صاحب نے ہمارا شکریہ ادا کیا۔

جماعت دعا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج پیدا کرے۔ اور آپس میں محبت وپیار کو فروغ دے۔

خاکسار۔ محمد حمید کوثر مبلغ سلسلہ احمدیہ بھاگلپور۔

(۳) حیدرآباد

مورخہ ۴ دسمبر سنگھ سبھا حیدرآباد کے زیر اہتمام برلا مندر میں حضرت بابا نانک دیوجی مہاراج کا جنم دن عظیم الشان طریق پر منایا گیا۔ آندھرا پردیش کے تقریباً دو ہزار سکھ صاحبان نے شرکت کی جماعت احمدیہ حیدرآباد کو خصوصی دعوت دی گئی خاکسار نے حضرت بابا نانکؒ کی سیرت پر تقریر کی جس کو بہت ہی پسند کیا گیا نیز ۲۵ خدام نے بھی شرکت کی۔ جلسہ کے اختتام پر اسلامی لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری مساعی میں برکت ڈالے آمین۔

خاکسار۔ حمید الدین شمسی مبلغ حیدرآباد

ساحلی شہر پر ایک نئی جماعت کا قیام

گذشتہ دنوں آندھرا پردیش کے ساحلی علاقوں میں ایک ہولناک سیلاب آیا جس کے نتیجہ میں ایک لاکھ سے زائد نفوس ہلاک ہوگئے۔ سو میل کا علاقہ اس طوفان سے متاثر ہوا۔ اور اربوں روپے کا نقصان ہوا اس سیلاب کے بارہ میں بتایا جاتا ہے کہ ۱۲۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے پانی اس علاقہ میں داخل ہوا ۲۰ فٹ کی بلند لہریں تھیں جبکہ ہوا کی تیزی ۱۶۰ میل فی گھنٹہ ریکارڈ کی گئی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے صرف بیس میل کا علاقہ جس میں متفرق مقامات پر افراد جماعت رہتے تھے وہاں سیلاب نہیں آیا جبکہ اس علاقہ کے دائیں بائیں جس قسم کی تباہیاں سیلاب کی وجہ سے ہوئی ہیں اُن داستانوں کو سُن کر ہی رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ خاکسار نے سیلاب کے فوراً بعد ساحلی علاقوں کا دورہ کیا ایک غیر مسلموں کی بستی کاٹرن پاڈ جس میں سیلاب آنے سے پہلے خاکسار بغرض تبلیغ جا چکا تھا اور وہاں کی غیر مسلم آبادی اسلام سے متاثر ہے یہاں تک کہ ہمارے کہنے پر اُنہوں نے نمازیں بھی پڑھی تھیں اور باقاعدگی سے جمعہ نماز بھی پڑھ رہے ہیں۔ خاکسار جب وہاں پہنچا تو وہاں کے تین نوجوان جو اُس علاقہ میں معزز سمجھے جاتے ہیں کہنے لگے کہ باوجود اس کے کہ ایک میل دور ہماری بستی سے سمندر ہے لیکن ہم نے اس زمانہ کے امام مہدی علیہ السلام کو مان لیا ہے اور ہم کشتی نوح میں سوار تھے اس لئے خدا تعالیٰ نے سمندر کی لہروں کو حکم دیا کہ وہ ہماری بستی میں نہ آئے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ جہاں ہم نے پہلی نماز ادا کی تھی وہاں تک تو سیلاب آیا لیکن اُس کے آگے وہ حکم خداوندی کے تحت نہ بڑھا۔ یہ بھی اسلام کی صداقت کا ایک زبردست نشان ہے۔ چنانچہ فی الحال چار غیر مسلم میرے اس دورہ کے موقعہ پر بیعت کر کے اسلام میں داخل ہوگئے۔ الحمد للہ ان میں سے ایک نوجوان جلسہ سالانہ قادیان پر تشریف لائے۔ ان دنوں ان افراد کی تربیت محترم محمد یوسف صاحب احمدی کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنا خاص فضل کرے۔ نیز متفرق ساحلی مقامات پر دو افراد نے بیعت کی ہے ان سب کی استقامت کے لئے احباب دعا فرمائیں۔

خاکسار۔ حمید الدین شمسی مبلغ حیدرآباد

بھرت پور (راجستھان) میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیاں و تقسیم لٹریچر

ضلع آگرہ میں بھرت پور کی جگہ تمام یوپی و راجستھان بھر میں میلہ (ہاٹ) لگنے کے لحاظ سے مشہور ہے اور یہ "ہاٹ" دسہرہ کے چند روز قبل سے پانچ سات روز بعد تک لگتے رہتے ہیں۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھانے اور پیغام حق ان بھولی بھٹکی روحوں تک پہنچانے کا پروگرام خاکسار و مکرم ماسٹر ریاض احمد خان صاحب صدر جماعت و مکرم شان محمد خان صاحب سیکرٹری تبلیغ نے مورخہ ۲۱ کو بعد نماز جمعہ بنایا بعد ازاں رات کو ہی گاڑی سے بھرت پور پہنچے صبح ہوتے ہی لٹریچر اپنے تھیلوں میں بھر لئے اور میلہ کی طرف پیدل چل پڑے۔ ذ... متاع دنیا پیسے خرچ کر کے خرید رہی تھی اور ہم متاع آخرت مفت بانٹنے کی سوچ رہے تھے کہ اتنے میں مسلمانوں کا ایک وفد پانچ سات آدمیوں پر مشتمل مل گیا۔ مختصر تبادلہ خیالات کے بعد چند کتابیں دی گئیں۔ جس کو انہوں نے شکریہ کے ساتھ قبول کیا اور مزید خواہش ظاہر کی اور اپنا ایڈریس دیا کہ ہمیں مذہبی لٹریچر سے بہت دلچسپی ہے۔ بعد ازاں اچھے لوگوں سے سارا دن ملاقاتیں ہوتی رہیں اور سنجیدہ اور پڑھے لکھے لوگوں تک پیغام حق پہنچایا جاتا رہا۔ تقریباً ایک بجے میوہ (جگہ کا نام) کے ایک مولوی صاحب سے ملاقات ہوئی۔ حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب کشتی نوح کا خلاصہ (ہماری تعلیم) اور حقیقۃ الاحمدیت اور شان خاتم النبیین وغیرہ کتب ہم نے پیش کیں۔ آپ نے شروع کے صفحات سے چند سطریں پڑھیں اور فوراً کتابیں واپس کر دیئے۔

ڈیڑھ بجے واپس قلعہ کی طرف آئے راستے میں کئی دوستوں کو لٹریچر تقسیم کیا۔ ایک ہندو نوجوان جے پور یونیورسٹی کے بی اے فائنل کے طالب علم ملے اور انھوں نے مذہبی کتابوں کو پڑھنے کا نہایت ہی شوق ظاہر کیا چند کتابیں انھیں دی گئی۔ جامع مسجد بھرت پور کے امام صاحب سے بھی ملاقات کی گئی اور لٹریچر دیا گیا۔

مورخہ ۲۶ کو ضلع متھرا میں مکرم نور محمد صاحب احمدی کی دعوت پر خاکسار و مکرم سیکرٹری صاحب تبلیغ گئے۔ ایک آریہ صاحب سے مکرم نور محمد صاحب نے ملاقات کروائی انھوں نے ہمارے مذہب کی جانکاری کی شدید تڑپ ظاہر کی اور بتایا کہ میں نے ہندو مذہب کی جملہ کتب پڑھ لی ہیں اطمینان قلب حاصل نہیں ہوا ہے۔ مذہب کی صحیح راہ مجھے بتائی جائے تاکہ میں تسلی پاؤں اس پر خاکسار نے ہندی لٹریچر میں سے چند کتابیں دیں۔ بعد ازاں متھرا شہر میں پروگرام کے مطابق لٹریچر بانٹا گیا جامع مسجد متھرا میں مفتی صاحب سے بھی ملاقات ہوئی۔ اُس کے بعد ہم لوگ واپس اپنے مقام پر پہنچ گئے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو شرف قبولیت بخشے اور غلبہ اسلام کے دن جلد دکھائے آمین۔

خاکسار۔ بشارت احمد محمود مبلغ سلسلہ یوپی۔

درخواستہائے دعا

۱۔ میرے چچا محترم حکیم عبد الرحمٰن صاحب آف ... عرصہ دراز سے بیمار ہیں جملہ بزرگان سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ خاکسار۔ سلطان احمد ظفر مبلغ کلکتہ۔

۲۔ مکرم عبد المجید صاحب عثمان آباد کی اہلیہ محترمہ طویل عرصہ سے دماغی عارضہ میں مبتلا ہیں۔ احباب کرام سے کامل عاجل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

خاکسار۔ مظفر احمد فضل قادیان۔

قادیان میں شادی کی دو تقاریب

(۱) مورخہ ۲۲ دسمبر ۱۹۷۷ء کو مکرمہ عصمت بیگم صاحبہ بنت مکرم غلام حسین صاحب درویش کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اس سے قبل ان کا نکاح مکرم ابوخالد زبیر احمد صاحب آف کلکتہ کے ساتھ ہو چکا تھا۔ چنانچہ ساڑھے گیارہ بجے گوارٹر مہمان خانہ میں (جہاں کہ براتی مقیم تھے) محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے تلاوت و نظم کے بعد اجتماعی دُعا کرائی۔ بعدہٗ برات مکرم غلام حسین صاحب درویش کے مکان پر گئی۔ وہاں بھی تلاوت و نظم کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے اجتماعی دُعا کرائی۔ بعد نمازِ جمعہ تقریباً ۳ بجے برات دُلہن کو لے کر کلکتہ کے لئے روانہ ہوئی۔

(۲) مورخہ ۲۲ دسمبر ۱۹۷۷ء کو مکرم عبد العزیز صاحب اصغر ابن مکرم عبد العظیم صاحب درویش قادیان کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ اس سے قبل ان کے نکاح کا اعلان مکرمہ عطیہ بیگم صاحبہ فاروقی بنت مکرم عبد الشکور صاحب فاروقی جے پور کے ساتھ ہو چکا تھا۔ چنانچہ بعد نمازِ جمعہ و عصر مسجد اقصیٰ میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دُعا کرائی۔ بعدہٗ برات مکرم خلیل الرحمٰن صاحب کے مکان پر گئی (جہاں دُلہن والوں کا قیام تھا) وہاں پر بھی تلاوت و نظم کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے اجتماعی دُعا کرائی۔ مورخہ ۲۴ دسمبر ۷۷ء کو مکرم عبد العظیم صاحب درویش نے دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا۔

احباب دُعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ہر دو رشتوں کو فریقین کے لئے موجب رحمت و برکت کرے۔ اور مثمرِ ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین۔ (ایڈیٹر بدر)

درخواست ہائے دعا

۱۔ الحمد للہ کہ انڈین میڈیکل ایسوسی ایشن نے خاکسار کو فیلو شپ سے نوازا ہے۔ اور بمبئی میں ہونے والے کنونیشن مورخہ ۲۷ دسمبر میں خاکسار کو مدعو کیا ہے۔ اس خوشی میں خاکسار نے ۲۵ روپے درویش فنڈ اور ۱۵/ پندرہ روپے اعانتِ بدر میں ارسال کئے ہیں۔

خاکسار: شمیم احمد۔ آرہ۔ بہار۔

احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو علم و فضل میں برکت دے۔ اور مزید ترقیات سے نوازے۔

(ایڈیٹر)

۲۔ امسال جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر خاکسار کو اپنی اہلیہ محترمہ بشریٰ نسرین صاحبہ کے ساتھ برکت کی توفیق ملی۔ الحمد للہ۔ اپنے کاروباری مشکلات کے ازالہ۔ دینی و دنیوی ترقیات اور نیک و صالح اولاد کے لئے جملہ احباب سے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: نثار احمد ابن محترم سیٹھ محمود احمد صاحب چنتہ کنٹہ۔

۳۔ مکرم شیخ محمود صاحب سیکرٹری جماعتِ احمدیہ شیموگہ کی تین لڑکیاں ہیں۔ احبابِ جماعت دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو نیک صالح اور لمبی عمر پانے والا لڑکا عطا فرماوے۔

خاکسار: فیض احمد۔ مبلغ سلسلہ احمدیہ شیموگہ۔

دُعائے مغفرت

(۱)۔ مکرم سید عبد الحفیظ صاحب دکنی سیکرٹری تعلیم جماعتِ احمدیہ بنگلور گذشتہ دنوں وفات پا گئے ہیں۔ اِنّا للہ و اِنّا الیہ راجعون۔ موصوف سلسلہ احمدیہ کے مخلص خادم تھے۔ قبولِ احمدیت کے بعد مخالفین نے اُن کا عرصۂ حیات تنگ کیا۔ ملازمت سے بھی معطل کیا گیا لیکن آپ ثابت قدم رہے۔ حضور ایدہ اللہ کی دُعاؤں کے طفیل انہیں ملازمت میں بحال کر لیا گیا۔ جماعت کی تعلیم و تربیت اور تبلیغِ حق کا خوب جوش رکھتے تھے۔ احبابِ جماعت دُعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو جنت الفردوس اعلیٰ علیین میں مقامِ قرب عطا کرے۔ اور پسماندگان کو اُن کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔

خاکسار: بی۔ ایم۔ عبد الرحیم۔ صدر جماعت احمدیہ بنگلور۔

(۲)۔ پاکستان سے یہ افسوسناک اطلاع ملی ہے کہ میری خوشدامن صاحبہ مورخہ ۲۷/۱۱/۷۷ کو وفات پا گئی ہیں۔ اِنّا للہ و اِنّا الیہ راجعون۔ مورخہ ۲۸/۱۱/۷۷ کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔

احباب مرحومہ کی بلندیٔ درجات اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق ملنے کے لئے دُعا فرماویں۔

خاکسار: عمر دین (ڈرائیور) درویش قادیان۔

روئیداد جلسہ سالانہ قادیان (بقیہ صفحہ ۷)

مسجدیں اور تبلیغی ادارے ہیں۔ آپ نے اپنے بعض تبلیغی واقعات بیان فرمائے۔

یہ تمام تقاریر انگریزی زبان میں ہوئی تھیں۔ اور مکرم مولانا امینی صاحب ہر تقریر کے بعد اُردو میں خُلاصہ سُناتے رہے۔

بہرحال یہ تقریب بہت ہی ایمان افروز اور یقین کو جلا بخشنے والی تھی۔

نکاحوں کا اعلان

مورخہ ۱۹ دسمبر ۷۷ء بعد نماز مغرب و عشاء محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مسجد مبارک میں ۱۵ نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ مسنون آیات کی تلاوت کے بعد آپ نے فرمایا کہ انسانی زندگی میں خوشی اور غم کے مواقع آتے ہی رہتے ہیں۔ فطرتِ انسانی کے اِس تقاضا کو ملحوظ رکھتے ہوئے ایسے مواقع پر خدا تعالیٰ نے اپنی یاد کو مقدم رکھنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ نسلِ انسانی کو جاری رکھنے کے لئے اسلام نے رشتۂ ازدواج کو قائم فرمایا۔ مختلف مذاہب میں شادیوں کے مختلف طریقے اور رسم و رواج پائے جاتے ہیں۔ لیکن اسلام نے اس تقریب کی بُنیاد تقویٰ پر رکھی ہے۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے دوران خطاب فرمایا کہ خوشی کے مواقع پر بعض اوقات کچھ غم کی یادیں بھی کروٹیں لینے لگتی ہیں۔ چنانچہ آج جن کے نکاحوں کا میں اعلان کرنے والا ہوں اُن میں سے ایک ہمارے حضرت مولٰنا عبد الرحمٰن صاحب فاضل رضی اللہ عنہ کی بیٹی کا بھی ہے۔ آنمحترم نے حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ کی جلیل القدر خدمات کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ یہ پہلا موقعہ ہے جب ہم آپؓ کی غیر موجودگی میں یہ جلسہ سالانہ منعقد کر رہے ہیں۔

اس کے بعد آپ نے ایجاب و قبول کروا کر ان رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے دُعا فرمائی۔

دیگر

یہ بات خاص کر قابلِ ذکر ہے کہ مورخہ ۲۰ دسمبر بعد اختتامِ جلسہ یہاں کی جنتا پارٹی کی طرف سے اور مورخہ ۲۱ دسمبر کو یہاں کے سابق ایم ایل اے مکرم سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ کی طرف سے تمام معزز مہمانوں اور مقامی عہدیداروں کے اعزاز میں ٹی پارٹی دی گئی۔

مورخہ ۲۱ دسمبر کو غیر ممالک سے آئے ہوئے تمام مہمانانِ کرام ربوہ کے لئے تشریف لے گئے جہاں وہ جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے کے بعد اپنے اپنے وطنوں کو واپس جائیں گے۔

اسی طرح ہندوستان کے مختلف صُوبوں سے آئے ہوئے مہمانانِ کرام بھی اپنے اپنے پروگرام کے مطابق اپنے وطن کو روانہ ہو گئے۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ میں شریک ہونے والوں کے حق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو دُعائیں کی ہیں وہ سب کے حق میں قبول فرمائے۔

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR.
PHONES:- 52325/52686 P.P.
ورائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول
اور ربڑ شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ
چپلوں کا واحد مرکز
چپل پروڈکٹس کانپور
مکھنیا بازار ۴۲/۲۹

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کیلئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے
آٹو ونگس
AUTOWINGS,
32 SECOND MAIN ROAD.
C.I.T. COLONY.
MADRAS. 600004.
PHONE No. 76360.

جماعتِ احمدیہ کے ۸۶ ویں جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۷۷ء کے موقعہ پر

معززین کے پیغامات

۱۔ شری اٹل بہاری باجپائی وزیرِ خارجہ حکومتِ ہند

وزیرِ خارجہ جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کرنے کے لئے مرسلہ دعوت نامہ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

۲۔ شری ہیم وتی نندن بہوگنا وزیر پٹرولیم کیمیکلز و فرٹیلائزرز حکومتِ ہند

مجھے یہ جان کر مسرت ہوئی کہ احمدیہ فرقے کا سالانہ جلسہ ۱۸ تا ۲۰ دسمبر ۱۹۷۷ء قادیان میں منعقد ہو رہا ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ میں اپنے طے شدہ پروگرام کے تحت اس مبارک تقریب میں شرکت سے قاصر ہوں۔ جلسہ کی کامیابی کے لئے اپنی نیک خواہشات پیش کرتا ہوں۔ اور اس کی کامیابی کی تمنا کرتا ہوں۔

۳۔ شری ایچ ۔ ایم پٹیل وزیر مال حکومت مرکزیہ ہند دہلی ۔

ان کو جلسہ سالانہ قادیان کی دعوت ملنے پر ازحد خواہش تھی کہ وہ اس تقریب میں شرکت کریں۔ مگر وہ ان دنوں اپنی دہلی میں مصروفیات کی وجہ سے حاضر نہ ہو سکیں گے۔ جلسہ کی کامیابی کے لئے اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کرتے ہیں۔

۴۔ شری ہرچرن سنگھ براڑ گورنر ہریانہ۔ راج بھون ۔ چنڈی گڑھ

مجھے یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی ہے کہ جماعت احمدیہ کا ۸۶ واں جلسہ سالانہ قادیان میں ۱۸ تا ۲۰ دسمبر ۱۹۷۷ء منعقد ہو رہا ہے۔ میں اس جلسہ کی کامیابی کے لئے دعا گو ہوں۔

۵۔ شری پرکاش سنگھ بادل چیف منسٹر پنجاب ۔ چنڈی گڑھ ۔

جماعت احمدیہ کے ۸۶ ویں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر میں اپنی مبارکباد اور نیک تمنائیں بھجوا رہا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس موقعہ پر احمدی جماعت کے علماء کی طرف سے اس موقعہ پر اسلام اور احمدیت کے بارے میں جو لیکچر دیئے جائیں گے اُن میں "اسلام میں رواداری" کا قابلِ قدر موضوع بھی ہے۔ یہ ایک بہت خوبی کی بات ہے۔ اور ہم سب کو وسیع پیمانے پر اسے اختیار کرنا چاہیئے۔

۶۔ شری بلونت سنگھ ۔ فائنانس منسٹر پنجاب ۔

جماعتِ احمدیہ کے ۸۶ ویں جلسہ سالانہ (جو ۱۸ تا ۲۰ دسمبر ۱۹۷۷ء کو منعقد ہو رہا ہے) کے دعوت نامہ کا شکریہ۔ مجھے ازحد خوشی ہوتی اگر میں اس تقریب میں آپ کے ساتھ شامل ہوتا۔ چونکہ پنجاب اسمبلی کے لئے فرید کوٹ اور انندپور صاحب کے ضمنی الیکشن ہو رہے ہیں اس لئے جلسہ میں میری شمولیت مشکل ہے۔ میں اس جلسہ اور حاضرینِ جلسہ کے لئے اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کرتا ہوں۔

۷۔ شریمتی ستونت کور سندھو وزیر سماجی بھلائی و صحت چنڈی گڑھ ۔

جماعتِ احمدیہ کے ۸۶ ویں جلسہ سالانہ (جو ۱۸ تا ۲۰ دسمبر ۱۹۷۷ء قادیان میں منعقد ہو رہا ہے) میں شمولیت کے دعوت نامہ کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ لیکن افسوس ہے کہ آنندپور کے ضمنی انتخاب کی وجہ سے میں اس موقعہ پر حاضر نہ ہو سکوں گی۔ میں اس موقعہ پر اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کرتے ہوئے جلسہ کی کامیابی کے لئے دعا گو ہوں۔

۸۔ شری گوربخش رائے مجیٹھیہ ایڈووکیٹ سپریم کورٹ آف انڈیا ۔ و پنجاب ہائی کورٹ ۔ چنڈی گڑھ سے

جلسہ سالانہ کی دعوت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں، اگر میں اس جلسہ میں شریک ہوتا تو میرے لئے یہ ایک علمی روشنی کا باعث ہوتا۔ میں اپنی نیک تمنائیں اور جلسہ اور جماعت کے اغراض و مقاصد میں کامیابی کے لئے دعا گو ہوں۔ آپ کی جماعت کا تبلیغی جذبہ قابلِ ستائش ہے۔

۹۔ شری سرجیت سنگھ برنالہ وزیر زراعت و آبپاشی گورنمنٹ آف انڈیا نئی دہلی ۔

مجھے یہ معلوم کر کے ازحد خوشی ہوئی ہے کہ اس سال ماہ دسمبر میں قادیان میں جماعتِ احمدیہ کا ۸۶ واں

جلسہ سالانہ منعقد ہو رہا ہے۔ مجھے امید اور یقین ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب بانیٔ سلسلہ کے پیروکار اپنے اس اجتماع میں مل کر ایسی تجاویز و ذرائع پر اپنی توجہ مرکوز کریں گے جن سے باہمی تعاون اور دلوں میں ملاپ پیدا ہو۔ اور اس طرح یہ بات ملک میں سیکولرزم اور قومی یکجہتی ہو۔ عالمگیر اخوت اور اتحادِ انسانیت جو مذہبی تعلیمات کا لُبِّ لباب ہے، دُنیا میں امن اور پائیدار امن پیدا کر سکتا ہے۔ میں اس مبارک تقریب پر اپنی طرف سے نیک خواہشات اور تمناؤں کا اظہار کر رہا ہوں۔

اعلانِ نکاح و تقریبِ رخصتانہ

جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر مورخہ ۱۹/۱۲/۷۷ کو بعد نماز مغرب و عشاء مسجد مبارک میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے عزیزہ ساجدہ رحمٰن صاحبہ بنت حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل رضی اللہ عنہ کے نکاح کا اعلان مکرم محمد شاہد صاحب وسیم ابن محترم محمد صادق صاحب قریشی ساکن شاہجہانپور سے مبلغ دس ہزار روپے حق مہر کے عوض فرمایا۔

خطبۂ نکاح میں آنمحترم نے فرمایا، حضرت مولانا صاحب مرحوم و مغفور متواتر تیس سال تک ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ اور امیر جماعت احمدیہ قادیان کے طور پر جو خدمات سرانجام دیتے رہے ہیں اور جس رنگ میں قیادت کی وہ ناقابلِ فراموش ہے۔ اس لئے میں ان کی بلندیٔ درجات اور بچی کے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے خاص طور پر دعا کی تحریک کرتا ہوں۔

مورخہ ۲۱/۱۲/۷۷ کو ساڑھے دس بجے صبح رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ سب سے پہلے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے تلاوت و نظم کے بعد اجتماعی دعا کرائی۔ بعدہٗ برات حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب رضی اللہ عنہ فاضل کے مکان پر پہنچی۔ مردوں کے لئے بیٹھنے کا شیخ عبدالحمید صاحب عاجز کے مکان کے صحن میں انتظام کیا گیا تھا۔ وہاں پر بھی تلاوت و نظم کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔

اس تقریب میں قادیان و مضافات کے علاوہ گورداسپور اور امرتسر سے بھی حضرت مولانا صاحب مغفور رضی اللہ عنہ کے واقف کار بہت سے غیر مسلم احباب تشریف لائے تھے۔ نیز جلسہ سالانہ پر ہندوستان و بیرونِ ہند کے کثیر احباب بھی اس تقریب میں شریک ہوئے۔ محترم صاحبزادہ صاحب آخر وقت تک وہیں تشریف فرما رہے۔ تا آنکہ ۳ بجے سہ پہر جب برات روانہ ہوئی۔ صاحبزادہ صاحب نے اپنی دعاؤں کے ساتھ بچی کو رخصت فرمایا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے موجبِ رحمت و برکت مثمر ثمراتِ حسنہ کرے۔ آمین۔ —— (ایڈیٹر بدر)

احمدی انجینئر صاحبان توجہ فرماویں!

ایسے احمدی انجینئر حضرات جن کو بلڈنگس اور عمارات کی تعمیر اور مرمت وغیرہ کا تجربہ ہو مہربانی اپنے نام اور پتہ سے نظارت ہذا کو مطلع فرماویں۔ ان سے دارالمسیح اور دیگر مقدس مقامات مرمت اور دیرپا حفاظت کے بارہ میں نیز دیرپا سفید پینٹ کے بارے میں مشورہ مطلوب

ناظر اعلیٰ قادیان

ولادت

۱۔ خاکسار کی بچی عزیزہ ممتاز مسرت کو مورخہ ۶/۱۲/۷۷ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے لڑکی عطا فرمائی ہے۔ یہ لڑکی قادیان میں پیدا ہوئی جو عزیزم وسیم احمد صاحب فاروقی کی بچی اور مکرم عبدالشکور صاحب فاروقی کی پوتی ہے۔

۲۔ عزیزم وسیم احمد صاحب کے بڑے بھائی عبدالقدوس صاحب جو جلسہ سالانہ پر قادیان آئے ہوئے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ نے بھے پور میں مورخہ ۱۵/۱۲/۷۷ کو لڑکا عطا فرمایا ہے یہ بھی عبدالشکور صاحب فاروقی کا پوتا ہے۔ ہر دو نومولودگان کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت والی لمبی عمر دے اور خادمِ دین بنائے۔ (خاکسار خلیل الرحمٰن منیجر بدر قادیان)